بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ماہنامہ اخبار احمدیہ جرمنی

نگران عطاء اللہ کلیم
مدیر منصور احمد
کتابت ڈاکٹر وسیم احمد

اکتوبر ۱۹۸۸ء
اخاء ۱۳۶۷ ہش

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تم پر خدا تعالیٰ کی حجت سب سے بڑھ کر پوری ہوئی ہے۔ تم میں سے کوئی بھی نہیں ہے جو یہ کہہ سکے کہ میں نے کوئی نشان نہیں دیکھا ہے۔ پس تم خدا تعالیٰ کے الزام کے نیچے ہو اس لئے ضروری ہے کہ تقویٰ اور خشیت تم میں سب سے زیادہ پیدا ہو۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں مختلف طریقوں اور پہلوؤں سے اس سلسلہ کی حقانیت کو ثابت کیا ہے اور بتایا ہے تمہارا فرض ہے کہ سچی توبہ کرو۔ اور اپنی سچائی اور وفاداری سے خدا کو راضی کرو۔ تا کہ تمہارا آفتاب غروب نہ ہو۔ غرض یہ خدا تعالیٰ کے نشان ہیں ان کو عزت اور عبرت کی نگاہ سے دیکھو اور اپنی ساری قوتوں کو خدا تعالیٰ کی مرضی کے نیچے استعمال کرو۔ توبہ اور استغفار کرتے رہو تا خدا تعالیٰ تم پر اپنا فضل کرے

کیا مومنوں کے لیے اس کا وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد کے لیے جھک جائیں؟

(الحکم ۲۴ مئی ۱۹۰۲ء)

پس اب اگر کوئی میرے ساتھ تعلق رکھ کر بھی اپنی حالت کی اصلاح نہیں کرتا اور عملی قوتوں کو ترقی نہیں دیتا۔ بلکہ زبانی اقرار ہی کو کافی سمجھتا ہے۔ وہ گویا اپنے عمل سے میری عدم ضرورت پر زور دیتا ہے۔ پھر تم اگر اپنے عمل سے ثابت کرنا چاہتے ہو کہ میرا آنا بے سود ہے تو پھر میرے ساتھ تعلق کرنے کے کیا معنے ہیں؟ میرے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہو تو میری اغراض و مقاصد کو پورا کرو۔ اور وہ یہی ہیں کہ خدا تعالیٰ کے حضور اپنا اخلاص اور وفاداری دکھاؤ اور قرآن شریف کی تعلیم پر اسی طرح عمل کرو جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کر کے دکھایا اور صحابہ نے کیا۔ قرآن شریف کے صحیح منشا کو معلوم کرو۔ اور اس پر عمل کرو۔

یاد رکھو کہ وہ جماعت جو خدا تعالیٰ قائم کرنی چاہتا ہے۔ وہ عمل کے بدوں زندہ نہیں رہ سکتی۔ پس اس کی قدر کرو اور اس کی قدر یہی ہے کہ اپنے عمل سے ثابت کر کے دکھاؤ کہ اہل حق کا گروہ تم ہی ہو۔

(الحکم ۳۱ اگست ۱۹۰۲ء)

جماعتِ احمدیہ کے قیام کا مقصد پورا نہیں ہو سکتا

اگر جماعت اگلی صدی میں اِس حال میں داخل ہو کہ ہماری اگلی نسلیں نماز سے غافل ہوں

یہ وہ امر ہے جو پہلی صدی کے آخر پر میرے لئے سب سے زیادہ فکر کا موجب بن رہا ہے!

اِس معاملہ میں میرے دل میں درد اور غم کی ایک ایسی آگ لگی ہوئی ہے کہ آپ میں سے بہت سے اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۲ جولائی ۱۹۸۸

بمقام مسجد فضل لندن۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور نے سورۃ العنکبوت کی درج ذیل آیت تلاوت کی :-

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝

(العنکبوت : ۴۶)

فرمایا کہ جماعتِ احمدیہ کی تاریخ کے سو سال عنقریب پورے ہونے کو ہیں۔ جوں جوں اگلی صدی قریب آتی جا رہی ہے مَیں جماعت کو مختلف رنگ میں تربیتی امور کی طرف متوجہ کر رہا ہوں۔ ان میں سے سب سے اہم امر جس کی طرف مَیں جماعتِ احمدیہ عالمگیر کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں وہ نماز باجماعت کے قیام کے متعلق ہے۔ نماز عبادتوں کی رُوح اور انسانی پیدائش کا مقصد ہے۔ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات متعدد بار جماعت کے سامنے رکھ چکا ہوں اور آج زیادہ توجہ نماز کی ابتدائی منازل کی طرف دلانا چاہتا ہوں کیونکہ مَیں نے مشاہدہ کیا ہے کہ جماعت کا ایک طبقہ ابھی تک نماز کی ابتدائی حالتوں پر بھی قائم نہیں ہو سکا۔ مجھے یہ دیکھ کر تکلیف پہنچتی ہے کہ ہم ابھی تک نماز کے سلسلہ میں اپنی آئندہ نسلوں کی ذمہ داری ادا نہیں کر سکے۔ یہی وہ امر ہے جو پہلی صدی کے آخر پر میرے لئے سب سے زیادہ فکر کا موجب بن رہا ہے۔

جماعتِ احمدیہ کے قیام کا مقصد پورا نہیں ہو سکتا اگر جماعت اگلی صدی میں اِس حال میں داخل ہو کہ ہماری اگلی نسلیں نماز سے غافل ہوں۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ جماعت کے اخلاص کا عمومی معیار اِس ابتلاء کے موجودہ

دَور میں بہت بلند ہوُا ہے لیکن یہ اخلاص اپنی ذات میں محفوظ نہیں اگر اس کو نماز اور عبادت کے برتنوں میں محفوظ نہ کیا جائے۔ عبادت کی مثال ہَوا میں سانس لینے کی طرح ہے۔ جو سانس کا رشتہ زندگی سے ہے وہی رشتہ عبادت کو انسان کی روحانی زندگی سے ہے۔ نماز کم سے کم ذکرِ الٰہی ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ جو آج نمازی ہیں جب تک اُن کی آئندہ نسلیں نمازی نہ بن جائیں جماعت کے مستقبل کی کوئی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔ اِس لئے مَیں ہر بالغ مرد و عورت احمدی سے بڑے عجز کے ساتھ یہ استدعا کرتا ہوں کہ اپنے گھروں میں اپنی اولادوں کی نمازوں کی حالت کا سچ کی نظر سے جائزہ لیں۔ مجھے ڈر ہے کہ جو جواب اُبھریں گے وہ دلوں کو بے چین کر دینے والے ہوں گے کیونکہ جس حالت میں ہم آج اپنے بچّوں کو پاتے ہیں یہ ہرگز اطمینان بخش نہیں۔ آپ نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ اور ارشادات سے تربیت کے موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ یہ وہ مربّی ہے جو ساری دُنیا کو زندہ کرنے پر معمور فرمایا گیا تھا۔ اس مربّی سے خود زندگی کے گُر پانے اور زندہ کرنے کے گُر سیکھنے ہوں گے۔

آپ نے کُلُّکُمْ رَاعٍ کے ارشاد سے نہایت خوبصورت انداز میں ہر ایک کو اس کی ذمّہ داری کی طرف توجّہ دلائی ہے۔ اِس لئے نظام پر انحصار کی بجائے سب سے اہم ذمّہ داری ہر گھر والے کی ہے۔ قرآن سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت اسمٰعیل ؑ باقاعدگی سے اپنے بیوی بچّوں کو نماز کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ آپ بھی اسمٰعیلی صفت اپنے اندر پیدا کرلیں اور اپنی بیویوں اور بچّوں کی نمازوں کی طرف متوجّہ ہوں۔ اور یاد رکھیں کہ جب تک اِس کام کو بچپن سے شروع نہیں کریں گے یہ کام ثمر دار ثابت نہیں ہوگا۔

فرمایا: تربیت کا آغاز بچّوں کے بڑے ہونے کے وقت سے نہیں بلکہ پیدائش سے پہلے اور پیدا ہوتے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں سے پتہ چلتا ہے کہ اس تربیت کا تعلق دعاؤں سے ہے۔ آپ صرف اپنے بچّوں کے لئے ہی نہیں بلکہ آئندہ نسلوں کے لئے بھی دعا مانگیں کیونکہ ہر بات کا مرکزی نقطہ تو دعا بنتی ہے۔ دعا کے بغیر کسی کوشش کو پھل نہیں لگتا۔ خشک محنت کریں گے تو یاد رکھیں کہ خشک نمازی پیدا کریں گے۔ حقیقی عبادت کرنے والے پیدا نہیں کرسکتے۔ پس پہلی اور آخری بات یہی ہے کہ آئندہ نسلوں کو عبادت پر قائم کرنے کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ کریں۔ دعا سے عجائب کام ہوتے ہیں نصیحت کو ایک نیا شعور ملتا ہے۔ دعا سے خالی نصیحت کرنے والا نیکی کی طرف بُلانے کی بجائے بدیوں کی طرف دھکیلتا ہے۔ دعا سے عاری نصیحتیں بے اثر ہوتی ہیں لہٰذا جماعت کو ایسا نہیں بننا۔ جماعتِ احمدیہ ساری دُنیا کے لئے آج وہ آخری نمونہ ہے جو حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونے کا احیاء ہے اگر یہ نمونہ جماعت میں زندہ نہ ہوُا تو ساری دُنیا ہمیشہ کے لئے مَر جائے گی۔

یہ عظیم الشان کام دعا کی مدد کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ آپ اپنی نسلوں کو کبھی نمازوں پر قائم نہیں کر سکیں گے جب تک آپ اُن کے لئے وِرد محسوس نہیں کریں گے۔ پس اِنہیں اس طرح نمازوں کی طرف

متوجہ کریں کہ وہ رفتہ رفتہ آگے بڑھیں اِس طرح دوطرفہ تربیت ہوگی۔ آپ انہیں زندگی کا پانی عطا کر رہے ہوں گے اور وہ آپ کو زندگی کا پانی عطا کر رہی ہوں گی۔

فرمایا یہ مضمون ایسا ہے کہ مَیں کبھی اِس مضمون کو بیان کرتے ہوئے تھک نہیں سکتا۔ اس معاملہ میں میرے دل میں درد اور غم کی ایک ایسی آگ لگی ہوئی ہے کہ آپ میں سے بہت سے اس کا تصوّر بھی نہیں کر سکتے۔ ہرگز مَیں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے والا نہیں ہوں گا جب تک اگلی صدی میں داخل ہونے سے پہلے مجھے یہ چین نصیب نہ ہو جائے کہ جماعت نماز کے معاملہ میں آج سے سینکڑوں گنا زیادہ بیدار ہو چکی ہے اور ہم اگلی صدی میں خدا کے حضور سر جھکا کر داخل ہو رہے ہیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو اور ہمیں اس کی توفیق ملے۔ آمین

تحریکِ وقفِ نَو

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سال ۳ اپریل ۱۹۸۷ء کو ایک خطبہ جمعہ میں سلسلہ کی آئندہ صدی کی ضروریات کے لئے وقفِ نَو کی تحریک فرمائی تھی اور حضور نے اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے احباب جماعت کو بتایا تھا کہ

"ایک تحفہ جو مستقبل کا تحفہ ہے وہ باقی رہ گیا تھا۔ مجھے خدا نے یہ توجہ دلائی کہ میں آپ کو بتا دوں کہ آئندہ دو سال کے اندر یہ عہد کر لیں، جس کو بھی جو اولاد نصیب ہو گی وہ خدا کے حضور پیش کر دے گا۔ اور اگر آج کچھ مائیں حاملہ ہیں تو وہ بھی اس تحریک میں شامل ہو جائیں اور وہ بھی یہ عہد کر لیں لیکن ماں باپ کو مِل کر فیصلہ کرنا چاہیئے اور بچپن سے ہی ان کی اعلیٰ تربیت شروع کریں"

ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

تحریکِ وقفِ نَو" کے تحت جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کے جن احباب نے اپنے بچوں کو وقف کیا ہے انکے درج ذیل کوائف سے فوری طور پر فرانکفرٹ مشن کو مطلع فرمائیں۔

نام والد .... نام والدہ .... نام بچہ/بچی .... تاریخ پیدائش ......

موجودہ پتہ .... مستقل پتہ: (اگر موجودہ پتہ سے مختلف ہو) ....

مُبشر احمد باجوہ ... جنرل سیکرٹری جماعت جرمنی

جن جماعتوں نے ابھی تک تجنید مکمل کر کے ارسال نہیں کی۔ ان سے درخواست ہے کہ جلد از جلد ارسال فرما کر ممنون فرمائیں ...... (مبشر احمد باجوہ نیشنل جنرل سیکرٹری)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ مشرقی افریقہ

آج افریقہ کو وفاداری کی ضرورت ہے

پس

فعال جذبہ سے بھرپور حکمت کے ساتھ کام کرنیوالے نوجوان آگے آئیں

مسجد احمدیہ نیروبی میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۷ اگست سے ۳ ستمبر تک کینیا کا دورہ مکمل کر کے یوگنڈہ تشریف لے گئے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲ ستمبر کو، مسجد احمدیہ نیروبی میں نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ کینیا سے جو مختلف احباب لندن آتے رہے اور ان سے ملاقات ہوتی رہی اور ان سے جب پوچھا گیا کہ کینیا کی جماعت منجمد کیوں ہے اور کیوں ان میں ترقی کے وہ آثار دکھائی نہیں دیتے جو دنیا کی باقی جماعتوں میں صاف طور پر نمایاں دکھائی دے رہے ہیں اور وہ ایک نئے دور میں جسے بہار کا موسم کہا جا سکتا ہے داخل ہو چکے ہیں۔ فرمایا اس کی دو وجوہات بتائی گئیں ایک یہ کہ کینیا کے پرانے مخلص احمدی خاندان کینیا سے ہجرت کر کے انگلستان چلے گئے اور وہیں آباد ہو گئے ہیں اس کی وجہ سے پیچھے ایک خلاء پیدا ہو گیا ہے۔ دوسرے یہ کہ جو نئی نسلیں ہیں ان کو احمدیت میں دلچسپی نہیں رہی اور ایک قسم کا قحط الرجال ہے۔ حضور نے فرمایا میرے نزدیک یہ دونوں باتیں غلط ہیں، حضور نے فرمایا کہ واقع یہ ہے کہ کینیا وہ ملک ہے جس میں افریقہ کے براعظم میں سب سے پہلے جماعت قائم ہوئی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بزرگ صحابہ یہاں آئے اور ان سے جماعت کا بابرکت آغاز ہوا۔ سب سے پہلے اس ملک میں جماعت کا قائم ہونا اور اس کے بعد نشو و نما میں افریقہ کی تمام جماعتوں سے پیچھے رہ جانا اور وجوہات رکھتا ہے حضور نے فرمایا میں نے تفصیل سے جائزہ لیا ہے کہ مختلف وقتوں میں کسطرح یہ جماعت نشوونما پاتی رہی۔ حضور نے بتایا کہ اگر مخلص احمدی خاندانوں کا کینیا سے انخلاء جماعت کی ترقی کے رکنے کا موجب ہوتا تو بیعتوں کا گراف اس بات کو دکھاتا کہ جس زمانہ میں یہاں ایشائی خاندان آباد تھے اس زمانہ میں نمایاں تعداد میں بیعتیں ہوتی رہیں اور جس سال وہ رخصت ہو گئے ان سالوں میں اچانک بیعتوں کی تعداد رک گئی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ جو کام ہوا وہ ابتدائی صحابہ نے کیا تھا جنہوں نے بڑی محنت اور قربانی کے ساتھ جماعت کا پودہ لگایا۔ بعد میں ان ایشیائی خاندانوں کے جانے یا رہنے کی وجہ سے کوئی فرق نہیں پڑا۔ فرمایا جہاں تک دوسری وجہ کا تعلق ہے مجھے اس ملک میں آتے ہوئے ایک ہفتہ گذر چکا ہے اور ذاتی مشاہدہ کی بناء پر میں اس بات کو بھی غلط سمجھتا ہوں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑے چھوٹے سب غیر معمولی جذبہ سے سرشار ہیں ان میں جماعت کیساتھ محبت موجود ہے کام کا سلیقہ ہے اور قحط الرجال نہیں ہے۔ ہاں قیادت میں قحط ایسی چیز ہے جسے تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ فعال جذبہ سے بھرپور حکمت کے ساتھ احمدی نوجوانوں کو ساتھ ملا کر ایک فعال جماعت بنانے والی قیادت یہاں موجود نہیں فرمایا اس سے پہلے کے دور کی قیادت کا رخ ایشیائی باشندوں کی طرف تھا۔ اور مقامی کینیا کے باشندوں کیطرف جو حقیقی کینین تھے کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ گذشتہ ادوار میں فعال قیادت بھی میسر آئی ان کے زمانہ میں حرکت تھی مگر ان کا رخ بھی ایشیائیوں کی طرف تھا۔ حضور نے فرمایا غیر ایشیائی مسلمانوں میں سے بعض لوگ احمدیت میں داخل ہوئے

بقیہ صفحہ نمبر ۲۲

مجلسِ عرفان سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال۔ علماء پاکستان شریعت بل پاس کروانے کی کوشش کر رہے ہیں شرعی سزاؤں کیلئے یہ جواز دے کر کہ امت محمدیہ کے سپرد برائیوں کو دور کرنا ہے۔ ان کا یہ عمل کس حد تک اسلام کے مطابق ہے؟

جواب۔ یہ صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے امتِ محمدیہ کے سپرد برائیوں کا دور کرنا کیا ہے، لیکن اس کے کچھ آداب اور سلیقے بھی ہیں، کیونکہ یہ ایک بہت ہی نازک مسئلہ ہے۔ لیکن بعض لوگ، خاص طور پر آج کل کے علماء دن بدن زیادہ زور اور تشدد کی طرف مائل ہوتے جاتے ہیں۔ اور وہ اپنے طرزِ عمل کو ایک حدیث کی بناء پر صحیح گردانتے ہوئے اس نظریہ سے بالکل مختلف نظریہ پیش کرتے ہیں جو اسلام نے پیش فرمایا ہے۔ وہ حدیث یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو کہ جب تم کوئی برائی دیکھو تو اُسے ہاتھ سے دور کر سکتے ہو تو ہاتھ سے دور کرو اگر ہاتھ سے دور نہیں کر سکتے تو قول سے یعنی نصیحت سے دور کرو اور اگر اس طرح بھی نہیں کر سکتے تو کم از کم ناپسندیدگی کا اظہار کرو۔ علماء اس کا یہ مطلب نکالتے ہیں کہ جہاں جبر سے اصلاح ہو سکتی ہے وہاں جبری اصلاح ضروری ہے حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے اس حدیث کا یہ مطلب ثابت نہیں، اور نہ ہی صحابہ کرامؓ نے تشدد اور جبر سے اصلاح کرنیکی کوشش کی۔ حضور نے فرمایا سزا کا مسئلہ اور ہے۔ اسلامی حکومت میں جن باتوں پر سزا مقرر کی گئی ہے وہ اصلاح کی خاطر نہیں بلکہ سزا کے طور پر ہے، اصلاح میں جبر نہیں۔ مثال کے طور پر نماز مسلمان کی روحانی زندگی ہے اور نہ پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان مر جائے اس کے مقابلہ میں چھوٹے چھوٹے گناہوں کی کوئی حیثیت نہیں۔ لیکن اس کے متعلق بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ۷ سے ۱۰ سال تک بچوں کو پیار سے نماز پڑھوانیکی عادت ڈالو۔ ۱۰ سے ۱۲ سال تک نماز نہ پڑھنے پر سرزنش بھی کی جا سکتی ہے لیکن اس کے متعلق بھی زیادہ سختی کرنے کی اجازت نہیں، بس تھوڑی بہت تادیب کی اجازت دی ہے۔ ۱۲ سال کے بعد ماں یا باپ کو یہ اجازت نہیں اسے سختی سے نماز پڑھنے کیلئے کہے۔ بلوغت سے پہلے کسی حد تک سختی کی اجازت ہے لیکن جب انسان بالغ ہو جاتا ہے تو وہ خود مختار ہے خدا کے حضور۔ پھر سوائے نصیحت کے اور کوئی راستہ باقی نہیں رہ جاتا کثرت سے ایسی مثالیں موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سختی کے قائل نہیں تھے، اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کیطرف سے آپ کو اجازت تھی۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ جب خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت نہیں تھی تو وہ دوسروں کو تشدد کرنیکی اجازت کس طرح دے سکتے تھے۔ پاکستانی حکومت نے شریعت قانون پاس کیا اور زبردستی نماز پڑھوانے والے بھی مقرر ہو گئے۔ اور جو نہ پڑھیں ان کیلئے سزائیں بھی مقرر ہو گئیں۔ رسول اکرمؐ جن پر شریعت نازل ہوئی اور جن کو اللہ تعالیٰ نے براہ راست پیغام پہنچانے کے لئے چنا اور تمام پیغام پہنچانے والوں پر فضیلت دی اور ہر معاملہ میں فوقیت عطا فرمائی گئی تھی اور آپ کا جو مسلک ہمارے سامنے ہے وہ تو یہ ہے کہ ایک دفعہ صبح کی نماز کے بعد آپؐ نے بڑے درد سے یہ اظہار فرمایا کہ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو صبح کی نماز پر نہیں آتے ان کو اگر بکرے کے پاؤں کی دعوت پر بلایا جاتا تو یہ دوڑ کر آتے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ اپنی جگہ کسی اور کو امام کھڑا کر دوں اور کسی کے سر پر لکڑیوں کا گٹھا اٹھاؤں اور ان کے گھروں کو آگ لگا دوں لیکن مجھے اس کی اجازت نہیں ہے۔ اب بتائیے کہ آنحضرت صلعم کو اتنی تکلیف ہوتی لوگوں کے ردعمل سے اور وہ چاہتے تھے ان لوگوں کو تنبیہ کرنی کہ جہنم کا عذاب خرید رہے ہو، اللہ تعالیٰ کی عبادت سے منہ موڑ کر جب تم اپنے آرام کو ترجیح دیتے ہو تو تم ایسے آرام کے اہل نہیں رہتے لیکن وہ کہتے ہیں کہ مجھے اس کی اجازت نہیں۔ صدر ضیاء الحق کو پتہ نہیں کہاں سے اجازت مل گئی ہے وہ تو وحی کے بھی قائل نہیں، کہتے ہیں خدا کبھی کلام نہیں

کرے گا۔ پھر انہوں نے کس طرح اجازت لے لی۔ یہ بات یاد رکھیں کہ سوائے نصیحت کے ہمارے پاس اور کچھ نہیں۔ اور وہ امور جو حدود سے تعلق رکھتے ہیں وہ بالکل اور مسئلہ ہے۔ وہ سزا کا مسئلہ ہے جہاں کسی کو خدا خود مختار بنائے گا وہاں وہ اس حد تک سزا دینے کا حق رکھتا ہے لیکن اس میں بھی دخل دے کر تلاش کر کے جستجو کر کے ہمیں سزا دینے کی اجازت نہیں۔ جب گناہ فحشاء بنتا ہے تو خود اچھل کر منظر عام پر آتا ہے۔ اور بے حیائی اتنی بڑھ جاتی ہے کہ خود بخود ظاہر ہونے لگتی ہے۔ تب اس کی سزا کی اجازت ہے۔ اس سے پہلے ایسے گناہ کی تشہیر بھی فحشاء بنتی ہے وہ گناہ جس کیلئے بدلی سزا کا حکم ہے اصل کے بعد رہا ہے زنا کی سو کوڑے سزا رکھی ہے لیکن زنا کی تشہیر کرنے والے کو فحشاء پھیلانے والا قرار دیا اور اس کی سزا ۸۰ کوڑے رکھی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سزا کے معاملہ میں بعض حدود مقرر کر دی گئی ہیں تا انسان خدا نہ بن جائے۔ گواہی کے معیار میں ایسی حیرت انگیز سختی کی گئی کہ اگر وہ معیار کسی امت میں پایا جاتا ہو تو وہاں اسلامی حد جاری نہیں ہو سکتی۔ پاکستان کے علماء اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ شرعی سزائیں باور کرنا چاہتے ہیں اور گواہی کا معیار اتنا گرا ہوا ہے کہ ہر گواہ جھوٹا ہوتا ہے۔ پاکستان میں جو چند شریف لوگ رہ گئے ہیں وہ سنگسار ہو جائیں گے۔ اور باقی لوگ بخشیں کریں گے اور پیسے دیکر گواہ خرید لیں گے۔ اور جھوٹا قران اٹھانے سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔ یہ سب شریعت سے تمسخر ہوگا۔ اسی لیئے اللہ تعالیٰ نے شریعت کے نفاذ کے سلسلے میں ایسی پاکیزہ شرائط لگا دی ہیں کہ غلط سوسائٹی میں شریعت نافذ ہو ہی نہیں سکتی۔ گواہی کا معیار اتنا بلند کیا کہ جس شخص میں حیاء کی کمی پائی جاتی ہو اور وہ بازار میں دیوار کی طرف منہ کر کے پیشاب کرتا دیکھا جائے اس کی گواہی قبول نہیں ہوگی۔ ہمارے ملک میں تو بے حیائی کا معیار اس سے ہزاروں گنا اوپر جا چکا ہے گواہ کہاں سے لائے جائیں گے وہاں تو بہتر یہی ہے کہ اپنے قانون جاری کرو جیسے قانون ویسے گواہ بھی ہوں گے اسلام کو بیچ میں کیوں گھسیٹتے ہو۔ رسول اکرمؐ نے پہلے شریعت کمائی تھی تب خدا نے مختار بنایا تھا سزا دینے کا۔ پہلے انہوں نے اس گندی سوسائٹی کو پاکیزہ بنا کر دکھایا اور سچ نے جھوٹ سے الگ حیثیت اختیار کر لی۔ جب انسانی زندگی میں پاکیزگی داخل ہو گئی تو اس کی مثالیں اتنی عظیم الشان ظاہر ہوئیں کہ خود سزا کے معاملہ میں اپنے آپ کو پیش کیا جانے لگا۔ ایک مرد اور ایک عورت خود اپنے متعلق گواہی دیتے ہیں کہ ہم سے یہ گناہ سرزد ہو گیا ہے اور ہم اس لعنت کے ساتھ زندگی نہیں گزار سکتے اس لئے ہم اپنے متعلق گواہی دیتے ہیں ہمیں شرعی سزا دیجیے رسول اکرمؐ نے اپنے اوپر گواہی دینے والے کو بھی سزا نہیں دی بلکہ منہ موڑ لیا دوسری دفعہ وہ آئے تو پھر منہ موڑ لیا۔ اسی طرح تیسری دفعہ بھی یہ احساس دلایا جس طرح انہوں نے اس کی بات نہیں سنی لیکن چوتھی دفعہ آنے پر اس کی بات سن کر سزا دلوائی۔ رسول اکرمؐ نے اس بات کو ناپسند فرمایا کہ کوئی شخص اپنے گناہ ظاہر کرے بلکہ ایک جگہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سخت نفرت سے دیکھتا ہے ایسے شخص کو جس کی خدا نے پردہ پوشی کی تھی اور وہ اپنے گناہ ظاہر کرے۔ اسلامی اصلاح کے نظام کیلئے بڑے راستے کھلے ہیں لیکن اصلاح اس طریق سے کی جائے جس سے دوسرے کی عزت نفس زخمی نہ ہو۔ آنحضرت صلعم اس بات کا بہت خیال فرماتے تھے کہ کسی کو تکلیف نہ ہو۔ اگر حضور اکرم کی اس حدیث پر غور کیا جائے کہ ایک مومن دوسرے مومن کا آئینہ ہے تو اصلاح کے بے شمار گر ہاتھ آ جاتے ہیں۔ آئینہ دیکھنے والے کو اس کے نقائص نہایت خاموشی سے بتاتا ہے ان کی تشہیر نہیں کرتا۔ جب آئینہ دیکھنے والا آئینے کے سامنے سے ہٹ جاتا ہے تو آئینہ بالکل صاف ہو جاتا ہے۔ اور وہاں کوئی نشان باقی نہیں رہتا کہ کیا نقص دیکھا تھا۔ علاوہ ازیں آئینہ صرف نقص ہی نہیں بتاتا بلکہ خوبیاں بھی بتاتا ہے۔ اگر مومن کے قلب میں ایسی صفائی پیدا ہو جائے تو وہ ناصح بننے کے اہل ہوتا ہے۔ خوبیوں پر بھی نظر رکھے اور ان کی تعریف بھی کرے اس سے پیار کا تعلق پیدا ہوتا ہے۔ برائی کی تشہیر نہ کرے بلکہ الگ ہو کر پرائیویٹ طور پر بتائے کہ دوسرے لوگوں کو یہ محسوس نہ ہو کہ اس خاص شخص کے متعلق یہ بات کی جا رہی ہے۔ پھر وہ آئینہ نہ رہیگا اس لئے خطبات میں برائیوں کے خلاف جہاد کی اجازت ہے لیکن وہ بھی اس رنگ میں ہو کہ خطبہ میں بیٹھا ہوا کوئی شخص یہ محسوس نہ کرے کہ میں آج ننگا ہو گیا ہوں۔

اس طرح کے بعض واقعات میرے علم میں آئے ہیں، ایک نصیحت کرنیوالے نے نصیحت کی اور کہا کہ مجھے نصیحت کرنے کا حق ہے میں نے نام لئے بغیر نصیحت کی لیکن اس واقعہ کا علم تمام لوگوں کو تھا۔ اس طرح فتنے پیدا ہوتے ہیں۔ نصیحت کرنے پر بہت سی پابندیاں ہیں بہت سی شرائط ہیں اگر وہ شرائط قبول کرلی جائیں تو حیرت انگیز طور پر نصیحت کرنیوالے کے اندر قوت پیدا ہو جاتی ہے اس حدیث میں قوت کا مضمون بھی بیان فرما دیا گیا ہے۔ آئینہ بے آواز ہے جب چاہے اٹھا کر دیکھ لو، جب چاہو رکھ دو۔ وہ سختی نہیں کرتا، لیکن چونکہ منصف مزاج ہے اور سب کو آئینہ کے دل کے تقویٰ پر یقین ہے کہ وہ اپنی طرف سے کچھ بیان نہیں کرے گا اس لئے آئینہ کو کوئی نہیں توڑتا بلکہ وہ آئینہ توڑا جاتا ہے جو نقص نہ دکھائے۔ ہر آدمی آئینہ دیکھنے پر مجبور ہے۔ پس مومن کے اندر بھی اپنی صفائی کا معیار اتنا بلند ہونا چاہیے کہ سننے والا یہ محسوس کرے کہ اس نے نفسانیت اور انانیت کی وجہ سے مجھے ذلیل کرنے کی وجہ سے یہ نصیحت نہیں کی اور صرف میری برائیوں کو ہی نہیں دیکھا بلکہ میری خوبیوں پر بھی نظر ہے۔ تب اس معاملہ میں اس کی ہر بات قبول کی جاتی ہے اور جہاں آپ کی نصیحت آئینہ کی صفات اختیار کرنیکی خصوصیت نہ رکھتی ہوں وہاں سے خاموشی اختیار کریں اور تقویٰ اختیار کریں اور ڈر جائیں کہ شائد مجھ سے غلطی ہو رہی ہے۔

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

تمام صدران جماعت ہائے احمدیہ مغربی جرمنی کو اطلاع دی جاتی ہے کہ مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۸۸ء بروز اتوار اپنی اپنی جماعتوں میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انعقاد کا اہتمام کریں۔ جلسہ میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کی جائیں۔ جن جماعتوں کے لئے ممکن ہو وہ جرمن احباب کو بھی مدعو کریں اور جرمن زبان میں تقاریر کا اہتمام کریں۔ اس روز کثرت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے۔ جلسہ کی کاروائی کی رپورٹ خاکسار کو بھجوائی جائے۔ جن جماعتوں میں جگہ کی تنگی ہے وہ اپنی سہولت کے مطابق ۲۹-۳۰ اکتوبر کو خواتین اور مردوں کیلئے علیحدہ علیحدہ جلسہ کا انتظام کر سکتی ہیں۔ .... عطاء اللہ کلیم ...... مشنری انچارج۔

یوم تبلیغ

جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کا یوم تبلیغ مورخہ ۸ اکتوبر بروز ہفتہ، پورے اہتمام کے ساتھ منایا جائے گا۔ اس روز کوئی احمدی ایسا نہ ہو جس نے تبلیغی مساعی میں شمولیت اختیار نہ کی ہو۔ تبلیغی اسٹال تبلیغی مجالس کا انعقاد .... انفرادی تبلیغ .... مجلس سوال و جواب .... زیرِ تبلیغ افراد کو گھروں پر دعوت پر بلانا۔ غرض آپ کے لئے جسطرح بھی ممکن ہو اس دن کو تبلیغی سرگرمیوں میں اور دعاؤں میں گزاریں، صدر صاحبان یوم تبلیغ کی رپورٹ بھجوانا نہ بھولیں۔

عبد الرحمٰن مبشر
سکریٹری اصلاح وارشاد

۱۹۰۷ء میں مولوی ثناء اللہ صاحب کا مباہلہ سے فرار

خدا کی عدالت میں جانے سے گریز کیوں؟

کچھ عرصہ ہوا برطانیہ کے شہر برمنگھم سے جاری ہونیوالے رسالہ "صراط مستقیم" میں "قادیانیوں کی طرف سے مباہلہ کا چیلنج" اور "فیصلہ ۱۹۰۸ء میں ہو چکا ہے" کے زیرِ عنوان ایک مضمون دیکھنے میں آیا جس میں یہ تاثر دیا گیا ہے کہ اب کسی مباہلہ کی ضرورت نہیں اور نہ ہی "قادیانیوں" کی طرف سے اس نئے مباہلہ کو قبول کیا جائے کیونکہ زعم میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو ۱۹۰۸ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ مباہلہ میں فتح حاصل ہو چکی ہے اس مضمون میں وہی پرانے اور بوسیدہ اعتراضات دہرائے گئے ہیں جن کا مفصل جواب جماعت احمدیہ کی طرف سے متعدد بار دیا جا چکا ہے اور جماعت کا لٹریچر ان جوابات سے بھرا پڑا ہے۔

ایک عام فہم انسان بھی یہ بات سمجھ سکتا ہے کہ اگر ۱۹۰۸ء میں بفرض محال مولوی ثناء اللہ صاحب کی جھوٹی فتح کو متصور کر بھی لیا جائے تو پھر آج تردّد کس بات کا؟۔ اور کون سا خوف انہیں دامنگیر ہے جو آج مباہلہ سے فرار پر مجبور کر رہا ہے ان کے زعم میں آج جب کہ جماعت احمدیہ عالم اسلام کیلئے ایک سنگین خطرہ اور اسلام کیلئے زہر قاتل کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس موقع پر اے مخالفین کیا تم اپنے آزمودہ کار نسخہ کو آزماؤ گے نہیں؟ اگر جرأت ہے تو آگے بڑھو! تمہاری غیرت کا تقاضا تو یہ تھا کہ اس ۱۰۰ سالہ مسئلہ کے حل کے لئے فوراً اس دعوت مباہلہ کو قبول کرتے کیوں اگر خدا پہلے تمہارے ساتھ تھا تو کیا اب وہ تمہارا ساتھ چھوڑ دیگا۔ جس کو یہ علم ہو کہ خدا اس کے ساتھ ہے وہ تو ڈنکے کی چوٹ پر یہ کہتا ہے کہ آؤ خدا کے دربار میں فیصلہ کرواتے ہیں۔ مگر حقیقت تو یہ ہے کہ یہ ساری حرکتیں مباہلہ سے فرار کی راہیں ہیں۔ کیوں کہ مباہلہ کے چیلنج کو قبول کرنے کے نتیجہ میں ان مخالفین کو اپنی موت سامنے نظر آ رہی ہے۔ پھر مضمون نگار لکھتا ہے

"حال ہی میں قادیانی امت کے پیشوا کی طرف سے مباہلے کے چیلنج کی پاکستان اور برطانیہ میں زبردست تشہیر کی گئی ہے۔ ہمارے نزدیک یہ قادیانیوں کی بہت بڑی چال ہے"۔ (صراط مستقیم ص۸)۔

اگر خدائے قادر و ذوالجلال کی عدالت میں کسی مقدمہ یا مسئلہ کو فیصلہ کیلئے لے کر جانا اور التجا کرنا کہ اے خدا ہم میں ایک بہت بڑا جھگڑا پڑ گیا ہے اب ہم تیرے دربار میں حاضر ہوتے ہیں تو ہمارا فیصلہ فرما۔ اگر خدا کے حضور حاضر ہونے کو رسالہ "صراط مستقیم" کے تحریر نگار چال قرار دیتے ہیں تو یہ ان کا خام خیال ہے کہ خدا تعالیٰ کی عدالت میں حاضر ہونے کو چال قرار دیا جا رہا ہے۔ إنا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ کیا یہ ظلم کسی کو نظر نہیں آ رہا کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی دشمنی میں خدائے قادر کی ذات پر بھی لوگ حملہ کرنے سے باز نہیں آتے۔ ایک تقویٰ شعار پر تو خدا تعالیٰ کی شان میں ایسی گستاخی پر تو لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی دہریہ اس کو چال قرار دیتا تو ایک لمحہ کیلئے صرفِ نظر کیا جا سکتا تھا مگر تو تو اپنے آپ کو موحدین میں شمار کرتا ہے۔ کچھ تو خوف سے کام لے۔ کیا تیرا دل خدا کے عذاب سے نہیں ڈرتا

> **یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں! اور نہ کوئی دانا اس کو منظور کر سکتا ہے**
>
> مولوی ثناء اللہ امرتسری
> اخبار اہلحدیث امرتسر
> ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء

پھر ایک فقرہ میں لفظ "قادیانی امت" استعمال کیاگیا ہے گویا قادیانیوں نے نئی امت بنائی ہوئی ہے۔ اس پر ہم اس کے سوا کیا کہیں کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق آنے والے امام مہدی کو ماننے کے نتیجہ میں امت ہی تبدیل ہو جاتی ہے تو آپ جناب کیا کہلائیں گے اس [redacted] امام مہدی کو مان کر جس کے آپ منتظر ہیں۔ سوچتے نہیں یہ لوگ کہ اعتراض ہم کیا کر رہے ہیں؟ اعتراض بنتا بھی ہے یا نہیں۔ بہر حال ہمیں تو حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے یہی تعلیم دی ہے:

"ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعتِ اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے، وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ اور اسی پر مریں۔ اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ان سب پر ایمان لاویں اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کار بند ہوں۔ غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالح کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور وہ امور جو اہلِ سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں ان سب کا ماننا فرض ہے۔ اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے"...... (ایام الصلح ۸۶، ۸۷)

آئیں اب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی ۱۹۰۸ کی جھوٹی فتح کا حال بھی سن لیں۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اتمام حجت کیلئے تمام علماء اور صوفیاء کو مباہلہ کا چیلنج دیا تو ان میں مولوی ثناء اللہ صاحب بھی شامل تھے۔ ان کی یہ خاص عادت تھی کہ انہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعوتِ مباہلہ کے مقابلہ میں دوغلی چال چلی اور وہ چال یہ تھی کہ دل سے تو انہوں نے کبھی بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیطرف سے دعوت مباہلہ قبول نہ کی مگر ان لوگوں کو کیا منہ دکھاتے جو انہیں بار بار دعوتِ مباہلہ قبول کرنے کے لیئے تنگ کرتے تھے، اور بعض اوقات مجبوراً رسوائی زمانہ سے بچنے کیلئے مولوی صاحب مباہلہ مباہلہ کا شور مچا دیتے پھر جب حضرت اقدس مسیح موعود کی طرف سے جواب دیا جاتا تو مولوی صاحب صاف انکاری ہو جاتے۔ چنانچہ ایک دفعہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ مولوی صاحب امرتسری سے دعوت مباہلہ منظور کر لی ہے تو آپؑ نے اپنی زیرِ تالیف کتاب "اعجاز احمدی" میں تحریر فرمایا

"اگر اس چیلنج پر وہ (مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری) مستعد ہوتے کہ کاذب صادق سے پہلے مر جاتے تو وہ ضرور پہلے مر جاتے" (اعجاز احمدی ص ۳۷)۔ مگر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اس کتاب کی اشاعت پر مولوی ثناء اللہ صاحب نے جواب میں مباہلہ کی تحریر لکھنے کی نہ ہی جرأت کی اور نہ ہی اسے قبول کیا۔ اور جرأت ہو بھی کیسے سکتی تھی ان کے سامنے تو حضرتِ اقدس علیہ السلام کیساتھ مباہلہ میں ہلاک ہونیوالے ان کے اپنے بزرگوں کا آنکھوں دیکھا انجام جو موجود تھا چنانچہ الہامات مرزا بار دوم صفحہ ۸۵ پر لکھا کہ

"چونکہ یہ خاکسار نہ واقع میں اور نہ آپ کی طرح نبی رسول یا ابن اللہ یا الہامی ہے اس لیئے ایسے مقابلہ کی جرأت نہیں کر سکتا"

اس کے کچھ عرصہ بعد پھر مولوی صاحب نے مباہلہ کیلئے آمادگی ظاہر کی مگر میدان میں پھر بھی نہ آتے اور لوگوں کو ہمیشہ یہ مغالطہ دینا چاہا کہ گویا انہوں نے مباہلہ قبول کر لیا ہے۔ آخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کی حرکتوں سے تنگ آکر ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ میں دعائے مباہلہ شائع کر دی جس کا عنوان تھا "مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ"۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے تحریر فرمایا کہ مولوی صاحب جواباً اس تحریر کے نیچے جو چاہیں اپنی طرف سے دعائے مباہلہ کے طور پر لکھ کر اپنے

اخبار میں شائع کر دیں۔ اور رسالہ مذکورہ کے تحریر نگار نے اسی دعائے مباہلہ (۵ آ. اپریل ۱۹۰۷) سے کچھ عبارت اپنے مضمون میں نقل کی ہے۔ اب شرافت کا تقاضا تو یہ تھا کہ مضمون نگار اپنے مضمون میں حضرت اقدس علیہ السلام کی اس تحریر کے بعد "شیخ الاسلام مولوی امرتسری صاحب" کی وہ تحریر بھی نقل کرتے جو انہوں نے حضرت اقدس علیہ السلام کی تحریر اپنے اخبار مورخہ ۲۶ر اپریل ۱۹۰۷ء میں شائع کر کے اس کے نیچے لکھی

۱۔ "اول اس دعا کی منظوری مجھ سے نہیں لی۔ اور بغیر منظوری کے اس کو شائع کر دیا"۔

۲۔ "تمہاری یہ تحریر کسی طرح بھی فیصلہ کن نہیں ہو سکتی"

۳۔ "میرا مقابلہ تو آپ سے ہے اگر میں مر گیا تو میرے مرنے سے اور لوگوں پر کیا حجت ہو سکتی ہے"۔

۴۔ "خدا کے رسول چونکہ رحیم و کریم ہوتے ہیں اور ان کی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شخص ہلاکت میں نہ پڑے، مگر اب کیوں آپ میری ہلاکت کی دعا کرتے ہیں"۔

۵۔ "مختصر یہ کہ .... یہ تمہاری تحریر مجھے منظور نہیں، اور نہ کوئی دانا اسے منظور کر سکتا ہے"۔

۶۔ "خدا تعالیٰ جھوٹے، دغا باز، مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کر لیں"

نوٹ: یہ عبارت نائب ایڈیٹر کیطرف سے لکھی گئی مگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس کی تصدیق کی اور لکھا کہ "میں اس کو صحیح جانتا ہوں"۔ اہلحدیث ۳۱ر جولائی ۱۹۰۷ء۔

پھر مولوی ثناء اللہ صاحب مرقع قادیانی ص۹ (اگست ۱۹۰۷ء) پر لکھتے ہیں:

۷۔ آنحضرت صلعم باوجود سچا نبی ہونے کے مسیلمہ کذاب سے پہلے انتقال فرما گئے اور مسیلمہ باوجود کاذب ہونے کے صادق کے پیچھے مرا۔

۸۔ "کوئی ایسا نشان دکھاؤ کہ جو ہم بھی دیکھ کر عبرت حاصل کریں۔ مر گئے تو کیا دیکھیں گے اور کیا ہدایت پائیں گے"

(تحریر مولوی صاحب موصوف مندرجہ اخبار وطن ۲۶ر اگست ۱۹۰۷ء ص۱۱)۔

پس چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنی قدیم عادت کے مطابق مباہلہ سے فرار اختیار کیا اس لئے مباہلہ نہ ہوا۔ اور مولوی صاحب موصوف کو خدا تعالیٰ نے ان کو اپنے تسلیم کردہ اصول کی رو سے "جھوٹے، دغا باز، مفسد اور نافرمان لوگوں" کی طرح لمبی عمر دی تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کر لیں۔ اگر وہ جرأت کر کے مباہلہ کر لیتے تو یقیناً وہ حضرت اقدس سے پہلے مرتے ۔

حضور انور کے پرمعارف خطابات کی کیسٹیں دستیاب ہیں

جلسہ سالانہ یو کے ۱۹۸۸ء کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے پرمعارف خطابات کی آڈیو کیسٹیں دستیاب ہیں۔ اس سلسلہ میں احباب اپنی جماعت میں رقم کی ادائیگی کرنے کے بعد رسید کی فوٹو کاپی شعبہ سمعی بصری کو ارسال کریں تا انہیں حضور انور کے خطابات کا مکمل سیٹ ارسال کیا جائے۔

مکمل سیٹ آٹھ عدد کیسٹیں قیمت ۱۶ مارک۔ پوسٹ خرچ ۳ مارک۔

مقصود احمد طاہر
نیشنل سکریٹری سمعی بصری

منظوم کلام

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرّابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز

(امسال جلسہ سالانہ یُوکے کے موقعہ پر حضور انور کا جو تازہ منظوم کلام پڑھا گیا اُس میں حُضور انور نے بعد میں کچھ اِصلاح فرمائی۔ اَب اِصلاح شدہ نظم شائع کی جا رہی ہے۔)

دیکھو اک شاطِر دشمن نے کیسا ظالم کام کیا
پھینکا مکر کا جال اور طائرِ حق زیرِ الزام کیا

ناحق ہم مجبوروں کو اک تہمت دِی جلّادی کی
قتل کے آپ ارادے باندھے ہم کو عبث بدنام کیا

دیکھو پھر تقدیرِ خدا نے کیسا اسے ناکام کیا
مکر کی ہر بازی الٹا دی، دجل کو طشت ازبام کیا

الٹی پڑ گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دغا نے کام کیا
دیکھا اِس بیماریٔ دِل نے آخر کام تمام کیا

زندہ باد غلام احمدؑ، پڑ گیا جس کا دشمن جھوٹا
جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَهُوْقًا

جب سے خدا نے اِن عاجز کندھوں پر بارِ امانت ڈالا
راہ میں دیکھو کتنے کٹھن اور کتنے مہیب مراحل آئے

بھیڑوں کی کھالوں میں لپٹے کتنے گرگ مِلے رستے میں
مقتولوں کے بھیس میں دیکھو کیسے کیسے قاتِل آئے

آخر شیرِ خدا نے بپھر کر، ہر بَن باسی کو للکارا
کوئی مبارز ہو تو نکلے، سامنے کوئی مُباہل آئے

ہمت کِس کو تھی کہ اٹھتا کِس کا دِل گردہ تھا نِکلتا
کِس کا پتہ تھا کہ اٹھ کر، مردِ حق کے مقابِل آئے

آخر طاہر سچا نِکلا، آخر ملّاں سے نِکلا جھوٹا!
جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَهُوْقًا

ملاں کیا روپوش ہوا اک بلی بھاگوں چھینکا ٹوٹا ۔۔۔ اپنے مریدوں کی آنکھوں میں جھونکی دھول اور پیسہ لوٹا
قریہ قریہ فساد ہوئے تب، فتنہ گر آزاد ہوئے سب ۔۔۔ احمدیوں کو بستی بستی پکڑا، دھکڑا، مارا کوٹا
کر ڈالیں مسمار مساجد لوٹ لیئے کتنے ہی معابد ۔۔۔ جن کو پلید کہا کرتے تھے، لے بھاگے سب انکا جوٹھا
کاٹھ کی ہنڈیا کب تک چڑھتی وہ دن آنا تھا کہ پھٹتی ۔۔۔ وہ دن آیا اور فریب کا چوراہے میں بھانڈا پھوٹا

کہتے ہیں پولیس نے آکر کھود پہاڑ نکالا چوہا

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

جاؤں ہر دم تیرے وارے، میرے جانی میرے پیارے ۔۔۔ تو نے اپنے کرم سے میرے خود ہی کام بنائے سارے
پھر اک بار گڑھے میں تو نے سب دشمن چن چن کے اتارے ۔۔۔ کر دیتے پھر اک بار ہمارے آقا کے اونچے مینارے
اے آڑے وقتوں کے سہارے سبحان اللہ یہ نظارے ۔۔۔ اک دشمن کو زندہ کر کے، مار دیئے ہیں دشمن سارے
دیکھا کچھ، مغرب کے افق سے کیسا سچ کا سورج نکلا ۔۔۔ بجھ گئے دیپ طلسم نظر کے، مٹ گئے جھوٹ کے چاند ستارے

اپنا منہ ہی کر لیا گندہ، پاگل نے جب چاند پہ تھوکا

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

دعوتِ مباہلہ اور حضورِ اقدس کا تازہ رؤیا

نیروبی سے یوگنڈا روانگی کے وقت ہوائی اڈہ پر حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مباہلہ کے بارہ میں ایک رؤیا کے ذریعہ مزید کامیابیوں کی خوشخبری ملی ہے۔ فرمایا خواب میں دیکھا ہے کہ مٹھائی کے چار ڈبے ہیں جنہیں مولوی نور الحق صاحب کو تقسیم کیلئے دے رہا ہوں۔ انہیں کہا ہے کہ مسجد کے چاروں دروازوں پر کھڑے ہو کر تقسیم کریں اُن میں سے تھوڑی تھوڑی مٹھائی تبرک کے طور پر خود بھی کھا لیتا ہوں۔ فرمایا انشاء اللہ مباہلہ کے نتیجہ میں مزید کامیابیوں کی خوشخبری ملنے والی ہے

احبابِ جماعت کے نام محترم امیر صاحب مغربی جرمنی کا اہم خط

ناصر باغ!
۱۸ ستمبر ۸۸ء
پیارے احباب جماعت جرمنی .... السلام علیکم و رحمت اللہ و برکاتہٗ

خاکسار نے خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی کے اجتماع منعقدہ ستمبر ۱۹۸۸ء میں اپنی تقریر میں حاضر خدام کو صد سالہ جوبلی کے جشن تشکر کی تیاری کیلئے شعبہ وقار عمل میں ہاتھ بٹانے کی درخواست کی تھی۔ اب میں اس خط کے ذریعہ تمام احباب جماعت سے اس کارِ خیر میں حصہ لینے کی استدعا کرتا ہوں۔

احباب جماعت کو بخوبی علم ہے کہ جشن تشکر کی اہم جماعتی تقریبات "ناصر باغ" میں منعقد ہوں گی۔ اس کی تیاری کیلئے ایک عرصہ سے ناصر باغ میں کام شروع ہو چکا ہے۔ جس میں جماعت "Bebra" "Weisenheimn" کے احباب نے مسلسل کئی کئی روز ناصر باغ میں قیام کر کے اہم تاریخی خدمات انجام دی ہیں۔ دو احباب بلڈوزر سے سخت محنت کیساتھ ایک ماہ سے وقار عمل میں مصروف ہیں۔ اجتماع کے بعد سے مسلسل بیس بیس احباب کا گروپ محض نظام سلسلہ سے محبت کے نتیجہ میں "ناصر باغ" کی تدوین میں مصروف عمل ہے۔ ناصر باغ جسکی تدوین پر کمپنیوں کا خرچ اندازہً ایک لاکھ مارک سے زائد تھا۔ اس کو نوجوانان احمدیت اپنے مال، وقت، اور آرام کی قربانی دے کر ۲۰ ہزار مارک سے بھی کم میں مکمل کر دینے کا عزم لے کر دن رات مصروف عمل ہیں۔ ناصر باغ کی سرزمین آج کل پیارے امام کے ان الفاظ کی عملی مظہر بنی ہوتی ہے کہ "جماعت کی اصل طاقت تو اس خدمت اور جذبہ کی روح میں ہے جو جماعت کی زندگی کا نشان ہے"

پس میں کام کی بے پناہ وسعت کی بدولت جرمنی کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی جماعتوں کے احباب سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ صد سالہ جوبلی کی تیاری کے ایام میں اسی جذبہ اور روح کے ساتھ اپنے آپ کو وقار عمل کیلئے پیش کریں۔ ان کے عرصۂ قیام کے دوران جماعت ان کی رہائش اور طعام کا بندوبست کرے گی، ایسے تمام احباب مکرم محمد شریف صاحب خالد سیکریٹری جائیداد سے فرانکفرٹ مشن کے ایڈریس پر رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔ خدمتِ دین کے اس جذبہ سے سرشار ہو کر یہاں تشریف لائیں کہ آپ کے کام کو دیکھ کر دنیا کو بغیر دلیل کے ہی معلوم ہو جائے کہ اس جماعت کی حقیقت اور روح کیا ہے اور کام کے دوران اپنے امام کے اس ارشاد کو ذہن نشین رکھیں کہ " جو کچھ کرنا ہے آپ نے کرنا ہے۔ تم تھوڑے ہو مگر وہ تھوڑے کہ جن کے اندر قومیں بننے کی صلاحیت پائی جاتی ہے۔ آپ ان لوگوں کے غلام اور ورثاء ہیں جن میں سے ایک ایک کو اللہ تعالیٰ نے امت قرار دیا ہے۔ خدا نے ترقیات کیلئے، عظمتوں کیلئے، اور فتح و ظفر کے نشان کیلئے آپ کو پیدا کیا ہے، آپ اپنی صلاحیتوں کو زندہ رکھیں جو فیض پہنچانے والی صلاحیتیں ہیں۔ اسی میں آپ کی زندگی ہے۔ اسی میں آپ کی بقا ہے، اور اسی میں آپ کے غلبہ کی ضمانت ہے"۔ .... والسلام خاکسار .... عبداللہ واگس ہاؤزر .....

امیرِ جماعت مغربی جرمنی

احباب جماعت مغربی جرمنی کے نام محترم مشنری انچارج کا ایک اہم مکتوب

پیارے احباب جماعت مغربی جرمنی .... السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ،

خدا تعالیٰ کے افضال و انوار کے جلو میں جماعت احمدیہ کی پہلی صدی اپنے اختتام کو پہنچ رہی ہے۔ اس صدی میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے جلال و جمال رحمت تمجیدی اور قدرت و غیرت پر مشتمل تائیدی نشانات موسلا دھار بارش کی طرح ظاہر ہوتے ہیں، جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منجانب اللہ ہونے پر ایک روشن دلیل ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صدقے یہ تائیدی نشانات آپ کے غلاموں کے لیے بھی بکثرت ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ اور آج بھی ان کا ظہور انفرادی سطح پر بھی جاری ہے۔ اور اجتماعی سطح پر بھی۔ چھوٹے پیمانہ پر بھی اور بڑے پیمانہ پر بھی۔ مخصوص علاقوں میں بھی اور عالمی سطح پر بھی۔ غرضیکہ کوئی طبقہ اور کوئی خطّہ ان نشانات کے ظہور سے خالی نہیں رہا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

"میری یہ خواہش ہے کہ ہم تحدیث نعمت کے طور پر جماعت احمدیہ کے پہلے صدسالہ جشن تشکر کے موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصدیق میں ظاہر ہونے والے ان لاتعداد نشانات کے منتخب نمونوں پر مشتمل ایک کتاب شائع کریں جو احمدیت کی صداقت پر ایک روشن و زندہ نشان کی حیثیت رکھتے ہیں"۔

یہ کتاب درج ذیل عنوانات کے تحت لندن میں مرتب کی جائے گی۔

۱۔ قبولیت دعا کے نشانات۔ ۲۔ دشمنوں سے حفاظت کے نشانات۔

۳۔ دشمنوں کی ہلاکت کے نشانات ۴۔ آسمانی قہر سے حفاظت کے نشانات۔

۵۔ قبل از وقت رؤیا و کشوف کے ذریعہ تائیدی نشانات اور اہم خبروں کا مل جانا

۶۔ سچی رؤیا اور کشوف۔ ۷۔ بچوں کی پیدائش کے سلسلہ میں نشانات

۸۔ غیر معمولی تائیدات الٰہیہ کے واقعات۔

میں جماعت جرمنی کے تمام مرد و زن سے درخواست کرتا ہوں کہ جو بھی ان عنوانات میں سے کسی ایک عنوان سے متعلق کسی نشان کا عینی شاہد ہو یا اس کی ذات میں کوئی نشان پورا ہوا ہو وہ اس کو تحریر میں لاکر خاکسار کو بھجوا دے۔ بھجوانے والے دوست اپنا ایڈریس اور مختصر تعارف بھی ارسال کریں۔ اس کتاب سے متعلق ایک تفصیلی سرکلر تمام صدر صاحبان کی خدمت میں ارسال کیا جا چکا ہے۔ مزید تفصیلات اور ہدایات کیلئے صدر جماعت یا خاکسار سے رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔ .... والسّلام خاکسار .... عطاءاللہ کلیم .... مشنری انچارج مغربی جرمنی

دو نئے مبلغین سلسلہ کی مغربی جرمنی میں آمد

مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس برلن اور مکرم ڈاکٹر عبد الغفار خان فرانکفرٹ مشن میں خدمات سلسلہ انجام دینگے

مغربی جرمنی میں اب دو نئے مبلغین سلسلہ کی آمد کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے یہاں خدمات انجام دینے والے مبلغین کی کل تعداد چھ ہو گئی ہے۔ مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم مشنری انچارج فرانکفرٹ مشن جو کہ جماعت جرمنی کا سینٹر ہے میں متعین ہیں۔ محترم مولانا صاحب اس سے قبل امریکہ اور غانا میں بطور مشنری انچارج خدمات بجا لا چکے ہیں۔ محترم لئیق احمد صاحب منیر حال ہی میں ہیمبرگ سے کولون مشن میں تشریف لاتے ہیں۔ آپ نے آٹھ سال تک ہیمبرگ مشن میں خدمات سرانجام دی ہیں۔ مکرم عبد الباسط صاحب طارق کولون سے ہیمبرگ مشن تشریف لے گئے ہیں۔ اس سے قبل آپ فرانکفرٹ اور میونخ میں خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔ میونخ میں جماعتی مشن کے آغاز کی سعادت آپ ہی کو حاصل ہوئی۔ مکرم بشارت محمود صاحب آجکل میونخ مشن سے منسلک ہیں۔ اس سے قبل آپ نے فرانکفرٹ اور کولون مشن میں سلسلہ کی خدمت کی توفیق پائی۔ اب اسی ماہ دو نئے مشنری صاحبان جرمنی تشریف لائے ہیں۔ مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب برلن میں از سر نو جماعت کے مشن کا آغاز کریں گے۔ مکرم ڈاکٹر عبد الغفار خان صاحب فرانکفرٹ مشن سے منسلک رہیں گے اور آپ قرآن کریم کے ترکش زبان میں ترجمہ کے کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں گے۔

ہم ممبران جماعت اپنے دونوں نئے مشنری صاحبان کو "خوش آمدید" کہتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ ان کی یہاں آمد از خود جرمن قوم اور جرمنی میں مقیم دوسری اقوام کے لئے فلاح کا موجب ہو اور اس سرزمین پر آباد ہر بشر ان سے اسلام کی روشنی کو حاصل کرنیوالا اور ہدایت پانے والا ہو۔ آمین۔ ذیل میں دونوں مبلغین کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے۔

ڈاکٹر محمد جلال شمس

آپ کا تعلق ربوہ سے ہے۔ آپ نے جامعۃ المبشرین میں تعلیم حاصل کی۔ مئی ۱۹۶۹ء میں آپ نے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۶۹ء سے ۱۹۷۳ء تک آپ نے اوکاڑہ اور حیدر آباد سندھ میں بطور مربی سلسلہ کام کیا۔ ۱۹۷۴ء میں آپ نے نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ماڈرن لینگویج اسلام آباد میں ترکش زبان سیکھنے کیلئے داخلہ لیا۔ ۱۹۷۷ء میں پنجاب یونیورسٹی سے بی۔اے کی ڈگری لی۔ ۱۹۷۸ء میں استنبول یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔ اور فروری ۱۹۸۵ء میں اسی یونیورسٹی سے جدید لسان و ادب ترکی کے شعبہ سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ فروری ۱۹۸۵ء سے لیکر اگست ۱۹۸۸ء تک لندن اور اسلام آباد (یوکے) میں ترکش زبان کے ڈیسک میں جماعتی لٹریچر کے ترکش ترجمہ کیلئے خدمات سرانجام دیں۔ اس ڈیسک کے زیرِ انتظام ۱۲ سے زائد جماعتی کتب کا ترجمہ کیا جا چکا ہے۔

آپ محترم کی ترکش زبان میں ذاتی تصنیف "مژدہ" شائع ہو چکی ہے۔ اور دوسری کتاب "مہدی اور آپ کی جماعت" شائع ہونا باقی ہے۔

ڈاکٹر عبد الغفار خان

آپ کا تعلق لودھراں ضلع ملتان سے ہے آپ ۱۹۶۰ میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ احمدیت

قبول کرنے کے بعد آپ ربوہ تشریف لے آئے اور جامعۃ المبشرین میں داخلہ لیا۔ ۱۹۶۹ء میں شاہد کی ڈگری حاصل کرکے جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہوئے۔ آپ فاضل عربی ہیں۔ اکتوبر ۱۹۷۳ء میں آپ نے ترکش لٹریچر میں ایم اے ڈگری حاصل کی۔ بعد ازاں اسی یونیورسٹی سے آپ نے فرسٹ ڈویژن میں پی ایچ ڈی کرکے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ آپ نے پی ایچ ڈی کے مقالہ کے طور پر ایک عربی ترکش۔ ترکش عربی لغت تیار کی تھی جو تقریباً ۴۰ ہزار الفاظ پر مشتمل ہے۔ آجکل آپ قرآن مجید کا ترکی زبان میں ترجمہ کا اہم فریضہ سرانجام دے رہے ہیں جو آخری مراحل میں ہے۔

• • •

رپورٹ اجتماع لجنہ اماءاللہ

لجنہ اماءاللہ مغربی جرمنی کا سالانہ اجتماع ۲، ۳، ۴ ستمبر کو ناصر باغ میں منعقد ہوا۔ جس میں مغربی جرمنی کی ۶۰ مجالس میں سے ۴۵ مجالس کی ۷۰۴ ممبرات اور ۹۴ ناصرات نے شرکت کی۔ ۳۴۳ چھوٹے بچے بھی اپنے ماؤں کے ہمراہ اجتماع میں آئے۔

۲ ستمبر کو نماز جمعہ کے بعد مجلس شوریٰ کا انعقاد ہوا جس میں محترم مشنری انچارج صاحب نے خطاب فرمایا۔ اجتماع کے دوسرے روز علمی مقابلہ جات شروع ہوئے۔ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماءاللہ مرکزیہ کا پیغام بہنوں کو سنایا گیا۔ اسی طرح کارگزاری کی سالانہ رپورٹ بھی پڑھ کر سنائی گئی۔ محترم عطاءاللہ صاحب کلیم مشنری انچارج مغربی جرمنی نے سورۃ حجرات آیت ۱۱ تا ۱۶ کا تقریباً ایک گھنٹہ کا درس دیا۔ اجتماع کے تیسرے روز کھیلوں کے مقابلہ جات ہوئے۔ اور تیسرے پہر اجتماع کے اختتامی اجلاس میں محترمہ بیگم صاحبہ مشنری انچارج مغربی جرمنی نے علمی و جسمانی مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنیوالی ممبرات میں انعامات تقسیم فرمائے۔ اور محترم عبداللہ واگس ہاوزر امیر جماعت احمدیہ مغربی جرمنی نے اختتامی خطاب فرمایا۔ دوران اجتماع دستکاری کی نمائش بھی لگائی گئی۔

آمین

ثریا احمد بنت نعیم احمد صاحب (سوسن ہائم) نے بعمر ساڑھے سات سال قرآن کریم کا دور مکمل کرلیا ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو قرآن کریم کے نور سے منور فرمائے۔ آمین

قابلِ تقلید داعیان الی اللہ

ہمارے ایک داعی الی اللہ مکرم ضیاء الحق شمس صاحب اپنی جماعت میں نہایت لگن اور خلوص کے ساتھ تبلیغی میدان میں سرگرم عمل ہیں، ان کی گذشتہ ماہ کی تبلیغی مساعی درج ذیل ہے:۔

- اپنے شہر کے OBERBÜGER MEISTER سے ملاقات کے دوران انہیں اسلام کا پیغام پہنچایا۔ اور انہیں قرآن کریم بمعہ جرمن ترجمہ اور بعض دیگر اسلامی کتب تحفۃً پیش کیں اور جماعت کا تعارف کرایا۔ جواباً انہوں نے مکرم شمس صاحب کو شہر کے نشان والی ٹائی پن تحفۃً دی۔
- شہر کی لائبریری میں اسلامی لٹریچر رکھوایا۔
- تبلیغی اسٹال لگایا۔ لٹریچر قرآن کریم اور عربی تبلیغی کیسٹ تقسیم کیں۔
- علاوہ ازیں کئی جرمن دوستوں سے ان کا رابطہ ہے۔

آپ بھی ہمیں اپنی تبلیغی مساعی سے مطلع فرمائیں جسکے لیے ہم آپ کے ممنون ہوں گے۔

اسیرانِ راہِ مولا

زبیر احمد

مذاہب کی تاریخ پر یا ان افراد کی سوانح پر جو آج زمانے کی نگاہوں میں عزت و احترام اور عقیدت سے یاد کئے جاتے ہیں نگاہ ڈالیں تو یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ اپنے دور میں ایسے افراد کو بے دریغ وقت کے علماء کے ہاتھوں جور و جفا اور سب و شتم کا نشانہ بننا پڑا۔ لیکن تاریخ کے اوراق کی ورق گردانی کرتے ہوتے یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ زمانہ کی گردش نے ان جور و جفا کے ہتھیاروں سے لیس لوگوں کو حرفِ غلط کی طرح مٹا دیا لیکن ظلم و ستم کے ماروں کو ہمیشہ کے لئے تاریخ کے اوراق کی زینت بنا دیا۔ جنہوں نے اپنے زمانہ کے لوگوں کے اوسط درجہ کے خیالات سے بڑھ کر کوئی بات کی آج جیسے تفسیر کا عظیم امام سمجھا جاتا ہے جو لوگوں کی نگاہوں میں اس لیئے قابلِ احترام ہے کہ فقہ کے دقیق مسائل اس نے حل کئے۔ کسی کو اس لئے تعظیم سے یاد کیا جاتا ہے کہ اسرار و رموز کی گتھیاں اس نے سلجھائیں لیکن ان سب کو تکلیف کی انتہائی کٹھن گھڑیوں میں سے گزرنا پڑا اور شدید بیچارگی کی حالت میں اسیری کے دن گزارنے پڑے مثلاً امام شافعیؒ کو ابلیس کا خطاب دیا اور نہایت ذلت سے قید کئے گئے۔ حضرت امام مالکؒ کی وصیت یاد کر کے دل لرز اٹھتا ہے انہیں ایسی حالت میں قید کیا گیا کہ بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں امام احمد بن حنبلؒ کو پسِ زنداں ڈالا گیا اور انتہائی وزنی زنجیریں انہیں پہنائی گئیں غرض کوئی بھی نامور یا مصلح ایسا نہیں گزرا جس کی لوگوں نے مخالفت نہ کی ہو۔ کوئی بھی زمانہ کے مولویوں کے پنجۂ استبداد سے محفوظ نہ رہا اور کوئی بھی تکفیر کے فتووں سے بچ نہ سکا

وہی تاریخ جو گذشتہ زمانے میں دہرائی گئی وہی تاریخ آج پھر بدقسمتی سے اس ملک میں دہرائی جا رہی ہے جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا۔ آج پھر حق و صداقت کی صدا بلند کرنیوالے احمدی مسلمان پابند سلاسل کئے جا رہے ہیں۔ سینکڑوں احمدی خدائے عزوجل کا مقدس نام اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش کردہ سچے مذہب کا نام بلند کرنے کے جرم میں پسِ زنداں ڈال دیئے گئے ان کی آزادیاں کلمۂ شہادت بلند کرنے کے جرم میں سلب کر لی گئیں۔ مگر آفرین ہے ان دیوانوں پر جنہوں نے اپنی آزادیاں قربان کر دیں مگر راہ مولا سے ایک اینچ بھی نہ ہٹے۔ وہ آج دنیا کی نگاہوں میں مقہور اور حقیر گردانے جاتے ہیں مگر خدا کی قسم آنے والا کل لازماً ان کی قربانیوں کو رشک سے یاد کریگا۔ ان کی آزادیاں سلب کرنے والے یقیناً حرفِ غلط کی طرح مٹائے جائیں گے۔ اور آنے والی نسلیں ان کی قربانیوں کو تا قیامت یاد رکھیں گی۔

پس اے اپنی آزادیوں کو راہِ حق میں قربان کرنے والو! یاد رکھو تمہاری اسیری کی کوکھ سے ایسی آزادیاں جنم لیں گی جو دنیا کو شیطانی زنجیروں سے آزاد کر دیں گی۔ تمہارے زنداں کے اندھیروں سے ایسے نور پھوٹیں گے جو دنیا کو خدائے واحد و یگانہ کے نور سے منور کر دیں گے۔

اے اسیرانِ راہِ مولا! ہم تمہاری اسیری کی عظمتوں کو سلام کرتے ہیں اور اپنی نسلوں کو یہ پیغام دیتے ہیں کہ ان راہِ حق کے متوالوں کے نقشِ قدم کو ہمیشہ تازہ رکھنا اور جب بھی راہِ حق میں کوئی مشکل آئے تو انہی دیوانوں کی رقم کی ہوئی قربانیوں کو زندہ کرتے ہوئے شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے رہنا●

ولادت

مکرم فلاح الدین خانصاحب نیشنل قائد خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے چوتھے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام حضور اقدس نے رواح الدین خان تجویز فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے خدا تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور اسلام اور احمدیت کا سچا خادم بنائے آمین

مجلس خدام الاحمدیہ و مجلس اطفال الاحمدیہ کا آٹھواں

کامیاب سالانہ اجتماع

۱۰۱ مجالس کے ۱۶۸۵ خدام و اطفال کی شرکت، علمی و ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد

مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب مہتمم مجالس بیرون مجلس خدام الاحمدیہ کی اجتماع میں شمولیت

مجلس کوبلنز اور مجلس وائزن ہائم حسن کارکردگی کے لحاظ سے اوّل قرار پائیں

بہترین داعی الی اللہ مجلس کی انعامی شیلڈ مجلس راڈے فورم والڈ نے حاصل کی

رپورٹ مرتبہ ...... شمس الحق

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ مجلس خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی اور مجلس اطفال الاحمدیہ مغربی جرمنی کے آٹھویں سالانہ اجتماعات اپنی مخصوص روایات کیساتھ ۲، ۳، ۴ تو ک/ستمبر ۱۹۸۸ء کو نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئے۔

امسال اس اجتماع میں مغربی جرمنی کی ۱۰۱ مجالس کے ۱۵۷۴ خدام نے شرکت کی جن میں پاکستانی خدام کے علاوہ جرمن، ترک، عرب، افریقن اور چیکوسلواکین خدام بھی شامل ہیں۔ اسی طرح مجلس اطفال الاحمدیہ کے اجتماع میں ۳۵ مجالس کے ۱۱۱ اطفال شریک ہوئے۔ علاوہ ازیں ۵۷ انصار زائرین نے بھی اجتماعات میں شامل ہو کر اپنے خدام بھائیوں اور اطفال کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ اور اجتماع کی رونق کو بڑھایا۔ اسی طرح نیشنل قائد مجلس خدام الاحمدیہ یوکے (U.K.) بھی چار خدام کے ہمراہ خصوصی طور پر اجتماع میں شمولیت کی غرض سے انگلستان سے جرمنی تشریف لائے۔

اجتماع کی دیگر خصوصیات

۱۔ امسال تین مجالس کے گیارہ خدام نے بذریعہ سائیکل سفر کر کے اجتماع میں شرکت کی جن میں سے چھ خدام "برائٹن برگ" سے ۵۵۰ کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے اجتماع میں شامل ہوئے

۲۔ اجتماع کے موقع پر تصاویر کی ایک خصوصی نمائش کا اہتمام بھی کیا گیا جس میں مغربی جرمنی میں جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں کی تصویری جھلک پیش کی گئی تھی۔

۳۔ ناصر باغ میں دونوں دن باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی۔

۴۔ مارشل آرٹس کے سلسلہ میں پانچ خدام اور اطفال نے کراٹے کا دلچسپ مظاہرہ کیا۔

۵۔ مکرم و محترم مشنری انچارج صاحب مغربی جرمنی، مکرم مہتمم صاحب مجالس بیرون خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور مکرم نیشنل قائد صاحب

خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی نے خدام سے خطاب فرمایا۔

۶۔ تلقین عمل پروگرام کے تحت ریجنل قائدین نے تربیتی موضوعات پر تقاریر کیں۔

۷۔ مکرم نیشنل قائد صاحب یو۔کے نے اختتامی تقریب میں تقریر فرمائی اور مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالوں میں انعامات تقسیم کئے۔

۸۔ دوران اجتماع ایک سعید فطرت ترک نوجوان نے قبول احمدیت کا اعلان کیا۔

انتظامات و تیاری مقام اجتماع

اجتماع کی تیاری کا کام اجتماع کے انعقاد سے ایک ماہ قبل ہی شروع کر دیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ اجتماع کے انتظامات کو خوش اسلوبی سے سرانجام دینے کیلئے ۲۴ شعبہ جات قائم کئے گئے۔ اور ان شعبہ جات کے منتظمین کا تقرر عمل میں لایا گیا۔ تمام منتظمین اور ان کے معاونین نے اپنے اپنے فرائض بڑے جذبہ خلوص اور محنت سے انجام دیے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ مقام اجتماع پنڈال کو متعدد بینرز کیساتھ سجایا گیا جن پر کلمہ طیبہ اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ نمایاں طور پر آویزاں کیا گیا تھا۔

پہلا دِن

دو ستمبر بروز جمعۃ المبارک صبح نو بجے خدام کی آمد اور رجسٹریشن کا آغاز ہوا۔ دو بجے دوپہر مکرم و محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم مشنری انچارج مغربی جرمنی کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کی گئی۔ مکرم و محترم مولانا صاحب نے اپنے خطبۂ جمعہ میں سورۃ مومنون کی آیت وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ۔ کی تفسیر اور تشریح فرماتے ہوئے نہایت مؤثر رنگ میں احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد تقریب پرچم کشائی کی تقریب کا انعقاد ہوا۔ مہمانِ خصوصی مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد، مکرم امیر صاحب مغربی جرمنی اور نیشنل قائد صاحب کے ہمراہ فلیگ پوسٹ پر تشریف لے گئے اور آپ نے لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا۔ اسی طرح مکرم امیر صاحب نے مغربی جرمنی کا جھنڈا لہرایا۔ اس موقع پر تمام فضا فلک شگاف اسلامی نعروں سے گونج اٹھی۔ پرچم کشائی کے بعد مکرم نیشنل قائد صاحب نے ممبران مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ اور قائدین مجالس کا تعارف مہمان خصوصی سے کروایا۔

افتتاح و دُعا

تین ۳ بجے بعد دوپہر مکرم منور احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے افتتاحی اجلاس کا آغاز ہوا۔ جس کے بعد مہمان خصوصی مکرم مہتمم صاحب بیرون خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام کا عہد دہرایا۔ ازاں بعد مکرم محمد رفیق صاحب شاکر نے کلام محمود کی ایک نظم "میں اپنے پیاروں کی نسبت ہرگز نہ کروں گا پسند کبھی" خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہٗ مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے خدام سے خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے افتتاحی خطاب میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارا اصل مقصد خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے۔ اسلئے ہمیں عبادات اور دعاؤں کیطرف خصوصی توجہ دینےکی ضرورت ہے کیونکہ عبادت ہمارے ہر عمل کا مغز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی جماعت کو اس طرف بار بار خصوصی توجہ دلا رہے ہیں۔ اسی طرح آپ نے خدام کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ دوران اجتماع جو پروگرام ہوں ان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرتے ہوئے واپس جائیں۔ آپ کے خطاب کا جرمن ترجمہ مکرم مولانا عبدالباسط صاحب طارق نے پیش کیا۔ جس کے بعد مکرم و محترم عطاء اللہ صاحب کلیم نے پرسوز اجتماعی دعا کروائی۔

بقیہ اجلاس

افتتاحی دعا کے بعد خدام کے علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوتے۔

اطفال الاحمدیہ کے اجتماع کا افتتاحی اجلاس

خدام کے ورزشی مقابلہ جات کے دوران مجلس اطفال الاحمدیہ مغربی جرمنی کا افتتاحی اجلاس مکرم و محترم مولانا عطاءاللہ صاحب کلیم مشنری انچارج کی زیر صدارت شروع ہوا۔ عزیزم عبدالرفیق احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد ناظم صاحب اطفال الاحمدیہ مغربی جرمنی نے اطفال کا عہد دہرایا۔ عہد کے بعد مکرم و محترم مشنری انچارج صاحب نے اطفال سے خطاب فرمایا۔ آپ کے خطاب کے بعد اطفال کے مندرجہ ذیل علمی مقابلہ جات ہوئے۔ تلاوت قرآن مجید۔ مقابلہ نظم۔ اذان۔ تقریر اردو۔ تقریر جرمن۔ مکرم صوفی نذیر احمد صاحب، مکرم ملک کولمبس خان صاحب اور شمس الحق نے منصفین کے فرائض انجام دیے۔

ان مقابلہ جات کے بعد وقفہ برائے طعام و نماز ہوا نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد مکرم بشارت احمد صاحب محمود مبلغ سلسلہ میونخ ریجن نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا۔ جس کے بعد نیشنل عاملہ خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی اور قائدین مجالس کی ایک مشترکہ میٹنگ شروع ہوئی۔ جس کی صدارت مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب مہتمم مجالس بیرون خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے کی اور مختلف امور میں ہدایات سے نوازا۔ نیز آپ نے مجالس کی کارکردگی "نماز کی ادائیگی" چندہ جات کی وصولی اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات کی کیسٹیں سنوانے کے بارہ میں جائزہ لیا۔

دوسرا دن

سالانہ اجتماع کے دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا نماز فجر کی ادائیگی کے بعد درس قرآن کریم دیا گیا۔ ناشتہ سے فراغت کے بعد تلقین عمل پروگرام کے تحت ریجنل قائدین نے تربیتی موضوعات پر تقاریر کیں۔ ازاں بعد خدام کے مختلف انواع کے علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے جن میں اردو و جرمن تقریری مقابلہ، نظم خوانی، عام دینی معلومات فی البدیہہ تقریری مقابلہ۔ ورزشی مقابلہ جات میں دوڑ ١٠٠ میٹر، دوڑ ٥ کلومیٹر، لمبی چھلانگ گولہ پھینکنا، اور سلو سائیکل ریس کے مقابلہ جات شامل ہیں۔

نماز ظہر و عصر سے فراغت کے بعد مکرم و محترم مولانا عطاءاللہ صاحب کلیم نے خدام سے خطاب فرمایا۔ مولانا صاحب کے خطاب کے بعد مارشل آرٹس کے سلسلہ میں پانچ خدام و اطفال نے کراٹے کا دلچسپ مظاہرہ کیا۔ جس کے بعد خدام اور اطفال کے بقایا علمی مقابلہ جات شروع ہوئے۔ نماز مغرب و عشاء ادا کیے جانیکے بعد مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں مبلغین کرام نے خدام کے سوالات کے جواب دیے۔

تیسرا دن

سالانہ اجتماع کا تیسرا دن بھی نماز تہجد سے شروع ہوا۔ جو حافظ عمیر سعید احمد صاحب نے پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد رانا محمد صفدر صاحب نے درس قرآن مجید دیا ١٠ بجے صبح تلاوت قرآن مجید سے کارروائی کا آغاز ہوا جس کے بعد مقابلہ مشاہدہ معائنہ اور پیغام رسانی کا مقابلہ ہوا نیز بقیہ ورزشی مقابلہ جات فٹ بال فائنل، رسہ کشی، والی بال اور کبڈی کے میچ ہوئے۔ اسی طرح فٹ بال کا ایک نمائشی میچ بھی ہوا جس میں ہمارے جرمن، عرب اور ترک خدام بھائیوں نے بھی حصہ لیا۔

ان ورزشی مقابلہ جات کے دوران پنڈال میں اطفال کے عام دینی معلومات، مشاہدہ معائنہ اور پیغام رسانی کے مقابلہ جات ہوئے۔ جس کے بعد اطفال کے اجتماع کی اختتامی تقریب منعقد ہوئی جس میں مولانا بشارت احمد صاحب محمود مبلغ سلسلہ نے علمی ذہنی و ورزشی مقابلہ جات میں دوم اور سوم آنیوالے اطفال میں انعامات تقسیم کیے۔

اختتامی اجلاس و تقسیم انعامات

اجتماع کے اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز مکرم و محترم مولانا عطاءاللہ کلیم صاحب کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو مکرم حفیظ الرحمن صاحب آلوزنگی ۔ لبعدہ مکرم طارق

احمد صاحب ارشد نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ جسکے بعد سیکرٹری اجتماع مکرم مقصود الحق صاحب نے آٹھویں سالانہ اجتماع کی مختصر رپورٹ پیش کی۔ بعدہٗ نیشنل قائد صاحب یوکے مکرم صفی صاحب اور نیشنل قائد مغربی جرمنی مکرم فلاح الدین صاحب نے خدام سے خطاب فرمایا۔ اس کے بعد نیشنل قائد یوکے محمد صفی صاحب نے مختلف مقابلوں میں نمایاں پوزیشن لینے والے خدام و اطفال میں انعامات تقسیم کئے۔

آخر میں مکرم و محترم عبداللہ واگس ہاوزر صاحب امیر جماعت احمدیہ مغربی جرمنی نے خدام سے اپنے خطاب میں خدام کو ان کی ذمہ داریوں کیطرف توجہ دلائی۔ اجتماعی دعا کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ کا یہ آٹھواں سالانہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک۔

خدا تعالیٰ ہمارے اس اجتماع کو بہت بابرکت فرمائے اور ہمیں اس کی برکات سے کما حقہٗ حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں حقیقی رنگ میں خدام احمدیت بنائے اور غلبہ اسلام کے ضمن میں ہم پر عائد ہونیوالی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

رجسٹری خطوط

ایسے احباب جو ناصر باغ گروس گیراؤ کے ایڈریس پر رجسٹری / ایکسپریس خطوط ارسال کرتے ہیں۔ ان سے درخواست ہے کہ وہ خط رجسٹری / ایکسپریس کرنیکی بجائے نارمل خط لکھا کریں کیونکہ مغربی جرمنی میں نارمل خطوط بھی اگلے روز مل جاتے ہیں۔ اگر آپ خط رجسٹری کریں گے تو اس میں دشواری یہ پیش آتی ہے کہ بعض اوقات متعلقہ آدمی ناصر باغ میں موجود نہ ہو تو خط کئی دن ڈاک خانہ ہی میں پڑا رہتا ہے۔ دوسرا یہ کہ بار بار ڈاک خانہ جانے سے وقت بھی کافی ضائع ہوتا ہے۔ امید ہے احباب کرام اس سلسلہ میں تعاون کریں گے۔

بقیہ

دورہ مشرقی افریقہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اسی طرح اسماعیلیوں سے بھی' لیکن اس کے بعد ان خاندانوں کو بھی سنبھالا نہیں گیا اور کوئی پرواہ نہیں کی گئی حالانکہ ان کے بڑوں نے بہت قربانیاں کی تھیں۔ حضور نے فرمایا جو حالات میں نے دیکھے ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں کی قیادت میں انجماد ہے' کوئی نیا خون اور نئی ٹیم تیار نہیں ہو رہی۔ زندہ قیادت کی بنیادی صفت یہ ہے کہ وہ کبھی منجمد نہیں ہوتی قیادت کو تربیت دینا بھی قیادت کا کام ہے' اگر اس طرف توجہ نہ دی جائے تو قیادت میں بحران پیدا ہو جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں ہمیشہ وسعت پیدا ہوتی رہتی تھی آیت کریمہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ میں بتایا گیا ہے کہ آپ کے ساتھی بھی آپ کی صفات میں شریک ہوتے یہاں تک کہ ایک عظیم الشان جماعت پیدا ہو گئی۔ فرمایا جس قیادت میں وسعت نہ ہو وہ نقصان دہ ہوتی ہے۔ اس بنیادی کمزوری کو بھی دور کرنا ہوگا۔ میں ایسے اقدامات کرکے جاؤں گا کہ مخلص احمدی نوجوان آگے آئیں' انہیں آنا پڑے گا۔ فرمایا جو لوگ سب کچھ خدا کی راہ میں قربان کرنے کیلئے تیار ہوتے ہیں انہی پر خدا کے فرشتے نازل ہوتے ہیں حضور نے فرمایا اس ملک کو آپ کی ضرورت ہے۔ وفا کا تقاضا یہ ہے کہ اس ملک میں رہ کر ان کی خدمت کریں۔ آج افریقہ کو وفاداروں کی ضرورت ہے فرمایا مجھے نوجوان صاحب ولولہ افراد کی ضرورت ہے وہ آگے آئیں اور خدمت کیلئے اپنے نام پیش کریں۔ حضور نے فرمایا کہ خدمت دین کیلئے ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے جن کی دونوں ٹانگیں درست ہوں۔ فرمایا کہ بعض نوجوانوں کے نام مجلس عاملہ کیلئے پیش کئے گئے تو پتہ چلا کہ وہ چندہ نہیں دیتے اللہ تعالیٰ نے مومن کی یہ تعریف بیان فرمائی ہے کہ وہ جان کے ساتھ اور مال کیساتھ جہاد کرتا ہے۔ جو لوگ خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرسکتے وہ معذور ہیں

حضور نے جماعت کو مالی قربانی اور چندوں کے معیار کو درست کرنیکی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی۔ حضور ایدہ اللہ کے خطبہ کا رواں سواحیلی ترجمہ مکرم جمیل الرحمن صاحب رفیق امیر و مشنری انچارج کینیا ساتھ ساتھ کرتے رہے۔

"بیت النصر" کولون میں

مجلس انصار اللہ مغربی جرمنی کا آٹھواں کامیاب سالانہ اجتماع

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے خصوصی پیغامات

روح پرور روحانی ماحول میں مختلف علمی ـ ذھنی و ورزشی مقابلہ جات

مجلس انصار اللہ مغربی جرمنی کا آٹھواں سالانہ اجتماع مورخہ ۱۰ ـ ۱۱ ستمبر ۱۹۸۸ کو نہایت ہی خوش اسلوبی اور کامیابی سے منعقد ہو کر اختتام پذیر ہوا ـ فالحمد للہ علیٰ ذالک ـ

امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۷ مجالس کے ۸۸ انصار نے اس بابرکت اجتماع میں شرکت کی ـ یہ حاضری گذشتہ سال کی نسبت قریباً دوگنا تھی جبکہ گذشتہ سال اجتماع میں شرکت کرنے والے انصار کی تعداد ۴۸ تھی ـ یہ اجتماع اس لحاظ سے بھی اہمیت کا حامل تھا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس اجتماع کے موقعہ پر مکرم ناظم اعلیٰ انصار اللہ کے نام اپنے خط کے ذریعہ اجتماع کی ہر لحاظ سے کامیابی اور ترقی کا ذریعہ بننے کی دعا کی اور اسی طرح مکرم و محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے بھی اس موقع پر اپنے انصار بھائیوں کے نام ایک خصوصی پیغام بھجوایا ـ

افتتاح : ۱۰ ستمبر کی صبح سے ہی انصار جرمنی کے مختلف حصوں سے اجتماع میں شمولیت کی غرض سے "بیت النصر" کولون میں پہنچنا شروع ہو گئے تھے ـ اجتماع کی افتتاحی تقریب مکرم و محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب مبشر انچارج مغربی جرمنی کی زیر صدارت شروع ہوئی ـ کارروائی کا آغاز مکرم مبشر احمد صاحب باجوہ کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا جس کے مکرم عبد الغفور صاحب بھٹی ناظم اعلیٰ انصار اللہ مغربی جرمنی نے عہد دہرایا ـ بعدہٗ مکرم عبد الوحید صاحب ظفر نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم نہایت خوش الحانی سے پڑھی اور ناظم صاحب اعلیٰ انصار اللہ نے اجتماع کے موقعہ پر موصول ہونیوالے پیغامات پڑھ کر سنائے ـ بعد ازاں مجلس انصار اللہ مغربی جرمنی کے پانچوں زعماء نے گذشتہ سال کی رپورٹ کارگزاری کا مختصر جائزہ پیش کیا ـ افتتاحی اجلاس کی آخری تقریر مکرم عبد الغفور صاحب بھٹی ناظم اعلیٰ انصار اللہ مغربی جرمنی کی تھی آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعوت مباہلہ اور ہماری ذمہ داریاں کے موضوع پر جامع تقریر فرمائی ـ

آپ کی تقریر کے بعد انصار کھیل کے میدان میں چلے گئے جہاں مختلف انواع کے ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے ـ وقفہ طعام اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد اجلاس دوم کا آغاز مکرم مولانا عبد الباسط صاحب طارق مبلغ سلسلہ کی زیر صدارت ہوا ـ جس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد درس قرآن مجید ہوا جو کہ مکرم شیخ عبد الصمد صاحب نے دیا ـ اسیطرح مکرم عبد الوحید صاحب ظفر نے درس حدیث دیا ـ ازاں بعد مکرم ملک شریف احمد صاحب نے درس ملفوظات استغفار کے موضوع پر دیا ـ اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم مولانا عبد الباسط صاحب طارق نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کی ـ آپ نے دلنشیں انداز میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر روشنی ڈالی ـ اس اجلاس کے اختتام کے بعد انصار کی مجلس شوریٰ منعقد ہوئی ـ نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد مجلس سوال و جواب کا انعقاد ہوا ـ جس میں مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم مکرم مولانا لئیق احمد صاحب منیر اور مکرم مولانا ڈاکٹر عبد الغفار صاحب نے انصار کے سوالات کے جوابات دیئے ـ

دوسرا دن ۱۱ ستمبر بروز اتوار

سالانہ اجتماع کا دوسرا دن نماز تہجد سے شروع ہوا۔ جو مکرم حاجی محمد شریف صاحب نے پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد مکرم ومحترم مولانا الحاج عطاء اللہ صاحب کلیم نے نہایت پراثر انداز میں درس دیا اس کے بعد انصار سیر کیلئے تشریف لے گئے۔ بعد ازاں جملہ انصار اجتماع گاہ میں واپس آئے اور ناشتہ سے فراغت کے بعد مشاہدہ ومعائنہ اور پرچہ عام دینی معلومات ہوا جس کے بعد انصار کے علمی مقابلہ جات شروع ہوئے جن میں انصار نے نہایت ذوق وشوق سے حصہ لیا۔ ان مقابلہ جات میں تلاوت، نظم اور تقریر کے مقابلے شامل تھے

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد اجتماع کا اختتامی اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم ومحترم مولانا الحاج عطاء اللہ کلیم مشنری انچارج مغربی جرمنی نے انصار سے خطاب فرمایا۔ آپ نے انصار بھائیوں کو تقویٰ اختیار کرنیکی تلقین فرمائی۔ اپنے پراثر خطاب کے بعد آپ نے علمی، ذہنی و ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنیوالے انصار کو انعامات تقسیم کیے۔

تقسیم انعامات کے بعد ایک مختصر وقفہ کے بعد مکرم ومحترم عبداللہ واگس ہاؤزر امیر جماعت احمدیہ مغربی جرمنی نے انصار سے اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ کے خطاب سے قبل مکرم ناظم صاحب اعلیٰ مجلس انصار اللہ نے اجتماع کی مختصر رپورٹ پیش کی۔

مکرم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں موقعہ کی مناسبت سے انصار کو نصائح کیں اور فرمایا کہ انصار پر نوجوانوں اور بچوں کی تربیت کے لیے ایک بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس لئے آپ کو اپنے بچوں کیلئے نمونہ بننا چاہیئے۔ بچے چونکہ والدین کا بہت اثر قبول کرتے ہیں اس لیئے آپ اپنی اولاد کے سامنے ایسا عملی نمونہ پیش کریں کہ جو نیکیاں آپ میں ہیں وہ آپ کی اگلی نسل میں بھی آجائیں۔ اس لیئے آپ اپنا تعلق خدا سے بڑھائیں۔ اسی طرح آپ نے ایسے انصار جو بڑی عمر کے ہیں ان کو تحریک فرمائی کہ وہ اپنا وقت جماعت کے لیے وقف کریں کیونکہ انصار کی طرف سے ابھی تک راہنمائی کی کمی ہے' جرمنی میں جماعتی کام روز بہ روز بڑھ رہے ہیں اور غلبۂ اسلام کی دوسری صدی بھی شروع ہو رہی ہے اس لیئے جماعت کو آپ کی' ضرورت پڑے گی۔ آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کروائی جس کے ساتھ یہ بابرکت اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس اجتماع کی برکات سے کما حقہٗ حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمیں حقیقی معنوں میں انصار اللہ بنائے تا ہم اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو سکیں۔ آمین۔

(رپورٹ مرتبہ: شمس الحق)

قاضیوں کا تقرر

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مغربی جرمنی کے چار ریجنز میں درج ذیل قاضیوں کے تقرر منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

۱۔ فرانکفرٹ ریجن

مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب .... سٹی صدر فرانکفرٹ

مکرم نعیم احمد صاحب طاہر صدر .... Karlsruhe

مکرم حاجی محمد شریف صاحب صدر ..... Korbach

۲۔ کولون ریجن

مکرم عبدالمالک صاحب صدر ...... Menden

مکرم منور احمد صاحب اختر صدر .... Ratingen

مکرم محمد اعظم خان صاحب صدر..... Mendin

۳۔ میونخ ریجن

مکرم منور احمد صاحب صدر...... München

مکرم محمود احمد صاحب صدر...... Augsberg

مکرم عبدالرؤف صاحب صدر.... Nürunburg

۴۔ ہیمبرگ ریجن Hamburg

مکرم سید افتخار احمد صاحب جنرل سیکرٹری Hamburg

مکرم منیر احمد صاحب باجوہ سکریٹری امور عامہ ہیمبرگ ریجن'

مکرم ظہور احمد صاحب صدر .... Stade

جماعتی جرائد

"اخبارِ احمدیہ" جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کا اردو ماہنامہ ہے۔ اس کے علاوہ جرمن زبان میں "Weismaart" شائع کیا جاتا ہے۔ یہ رسالہ بھی بغیر قیمت کے احباب جماعت کو مہیا کیا جاتا ہے۔ یہ رسالہ جرمن اسکولوں میں زیرِ تعلیم احمدی بچوں اور بچیوں کی تربیت میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ ہر بچے والے گھر میں اس کا ہونا از حد ضروری ہے۔ صدر صاحبان جماعت ضرورت کے مطابق اس رسالہ کو بلا معاوضہ منگوا سکتے ہیں۔

"Der Islam" جرمن زبان میں ہر سہ ماہی میں شائع کیا جاتا ہے۔ اس رسالہ کا زیادہ تر مواد تبلیغی ہے۔ اس کا سالانہ چندہ ۲۰ مارک ہے۔ احباب زیرِ تبلیغ جرمن دوستوں کو بھی یہ رسالہ لگوا کر دیں اور خود بھی مطالعہ کریں۔

"Review of Religion" انگریزی اور "التقویٰ" عربی زبان میں لندن سے شائع ہوتے ہیں یہ دونوں رسالے نہایت اعلیٰ معیار کے ہیں۔ انگریزی رسالہ کا سالانہ چندہ ۳۵ مارک اور عربی رسالہ کا سالانہ چندہ ۲۷.۵ مارک ہے زیادہ سے زیادہ احباب ان رسالوں کو خرید کر مستفیض ہوں ——— (امیر جماعت مغربی جرمنی)

اعلان!

مغربی جرمنی میں منعقدہ تیسرے "یوم تبلیغ" کی رپورٹس صرف درج ذیل جماعتوں کی طرف سے موصول ہوئی ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے بقیہ جماعتیں بھی اپنی تبلیغی رپورٹس باقاعدگی سے بھجوایا کریں ؂

FULDA .... BADNEUSTADT

F.F. HÖCHST .... F.F. RÖDELHEIM

WEITERSTADT .... BADNAUHEIM

نیشنل سکریٹری اصلاح و ارشاد

ضروری اعلان برائے موصیان

درج ذیل موصیان و موصیات فوری طور پر اپنے موجودہ پتہ جات سے شعبہ وصایا فرانکفرٹ مشن کو مطلع کریں تاکہ وصیت سے متعلق مرکز سے آمدہ خطوط انہیں ارسال کئے جا سکیں۔ علاوہ ازیں مغربی جرمنی کے ایسے موصیان جنہوں نے ابھی تک اپنے کوائف فرانکفرٹ مشن میں ارسال نہیں کئے وہ براہ کرم اپنے کوائف سے مطلع فرمائیں۔

۱۔ مکرمہ روبینہ بیگم صاحبہ وصیت نمبر ۲۳۰۲۵
۲۔ مکرمہ سیدہ رشیدہ بیگم صاحبہ وصیت نمبر ۲۴۱۱۹
۳۔ مکرم راجہ منیر احمد صاحب وصیت نمبر ۲۲۶۱۱
۴۔ مکرمہ سیدہ رضیہ سمیع صاحبہ وصیت نمبر ۵۹۳۸
۵۔ مکرم ڈاکٹر سمیع اللہ صاحب وصیت نمبر ۲۲۵۸۳
۶۔ مکرم طارق محمود صاحب وصیت نمبر ۲۵۱۹۱

ولادت

مکرم شیخ رفیق احمد صاحب آف راشنگٹن (حال مقیم امریکہ) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام غالب احمد رکھا گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ بلند اقبال اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والا بنائے۔ آمین۔

—۲—

مکرم عبد الرحمن ناصر صاحب آف مائینز کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۸ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت نومولود کا نام شہزاد سفیر الرحمن تجویز فرمایا ہے، مکرم عبد الرحمن صاحب نے اپنے بیٹے کو خدمت سلسلہ کیلئے وقف کر دیا ہے احباب جماعت سے نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کیلئے درخواستِ دعا ہے

داعین الی اللہ کیلئے انعامات کی تجویز

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک داعی الی اللہ کی اہمیت کے پیش نظر مرکزی جوبلی کمیٹی کی تجویز ہے کہ جماعت کے ایسے افراد مرد و زن یا ایسی جماعت یا ممالک کو جو اس میدان میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کریں ان کو جوبلی کے جشن کے موقعہ پر اس خاص خدمت کے اعتراف کے طور پر سپیشل انعامات دیے جائیں۔ یہ تجویز "فاستبقوا الخیرات" کے قرآنی حکم کے عین مطابق ہے۔ احباب جماعت کو اس طرف خصوصی توجہ دینی چاہیے۔ مقامی جماعتیں ایسی مساعی کا جائزہ لیتی رہیں۔ اور غیر معمولی نوعیت کی کارکردگی کی تفصیل سے مکرم امیر صاحب مغربی جرمنی کو مطلع رکھیں، تاکہ وقت پر ایسے افراد کے لئے انعامات کی سفارش کی جاسکے۔

سکریٹریان داعین الی اللہ

فرانکفورٹ ریجن .... رانا محمد صفدر صاحب

ہیمبرگ ریجن: ...... مکرم عبدالسمیع صاحب عارف

LÜNEBURGER STR. 19

3040........SALTAU

TEL. 05191........3659

کولون ریجن .... مکرم امتیاز احمد صاحب

IM SPRINGAL 13

5008. RADEVORMWALD

TEL. 02195 30552

میونخ ریجن .... مکرم شہزادہ قمرالدین صاحب مبشر

BURCHNER STR 7

8507....: ZIRN DOR F

TEL. 0911 608520

●●●

"رشتہ ناطہ" سے متعلق ضروری احتیاط

جماعت کی طرف سے شائع کردہ نکاح فارم پر تصدیق صرف مکرم امیر صاحب، مکرم مشنری انچارج صاحب اور مبلغین سلسلہ ہی کر سکتے ہیں۔ صدر جماعت/ حلقہ کی تصدیق فارم کی بجائے علیحدہ کاغذ پر ہونی چاہیے کہ فارم میں پر کئے گئے کوائف درست ہیں۔

جو افراد اردو نکاح فارم کا جرمن ترجمہ کروانا چاہتے ہیں ان کیلئے ضروری ہے کہ اصل مصدقہ نکاح فارم مہیا کریں۔ اگر نکاح فارم کسی دوسری جگہ رجسٹر ہوا ہے تو پھر بھی مرکز ربوہ سے ایک سرٹیفکیٹ ساتھ ہونا ضروری ہے کہ جماعت میں اس شادی کی رجسٹریشن ہو چکی ہے۔

جماعتی وساطت سے رشتہ کرنیوالے احباب فرانکفرٹ مشن سے کوائف فارم حاصل کر سکتے ہیں۔ فارم واپس بھجواتے وقت صدر جماعت کی تصدیق ضروری ہے۔ لڑکے کے فارم کیساتھ دو عدد تازہ فوٹو بھی بھجوائیں۔

رشتہ ناطہ سے متعلق امور کے کام کے لیئے نماز جمعہ کے بعد دفتر میں رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ روزانہ درج ذیل فون پر بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔

۱۔ قاضی طاہر احمد خان سکریٹری رشتہ ناطہ ۰۶۰۷۴ ۳۲۹۴۱

۲۔ ملک سعادت احمد نائب سکریٹری رشتہ ناطہ ۰۶۹ ۷۸۴۴۶۲

اعلان

مغربی جرمنی میں مقیم ایسے احباب جماعت جنہیں اپنے محکماتی معاملات جیسے SOZIALAMT یا WOHNUNGAMT وغیرہ میں کسی قسم کی مشکلات کا سامنا ہو۔ وہ درج ذیل پتہ پر رابطہ کریں۔

MARION AHMAD , BREITLE.......7

7460...... BALINGEN-ENDINGEN.

”عبادت کرو اور عبادت کے حق قائم کرو اور نمازیں پڑھو“

گذشتہ خطبات جمعہ بابت چیلنج مباہلہ ”آئمۃ الکفر کے نام“ کے تسلسل میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷ جون ۱۹۸۸ء میں ارشاد فرمایا ہے ”اس لئے اس مباہلہ کو صرف اس رنگ میں استعمال نہ کریں گو یا آپ کا دل ٹھنڈا ہو گیا۔ اور آپ نے ذمہ داری کسی دوسرے کے سر پر ڈالدی اور یہ کہہ کر کہ مباہلہ ہو گیا ہے اور آپ بری الذمہ ہو گئے ہیں ..... مباہلہ کے بعد آپکی ایک بہت اہم ذمہ داری ہے۔ ساری جماعت اس کو ذمہ داری کو ادا کرنا ہو گا اور وہ ذمہ داری رویا میں اللہ تعالیٰ نے مجھے دکھائی ہے۔ یہ رویاء ایک غیر معمولی قوت کی حامل تھی اور یہ سمجھ آئی کہ اس رویا کا تعلق مباہلہ ہی سے ہے۔ .... اس کے سارے الفاظ تو مجھے یاد نہیں لیکن اس کی شوکت سے میرا بعض دفعہ جسم کا ذرہ ذرہ کانپنے لگتا تھا.... (میں ساری دنیا کی جماعتوں سے خطاب کر رہا ہوں) کہ عبادت کرو۔

عبادت کرو اور عبادت کے حق قائم کرو اور نمازیں پڑھو

اور اس کے بعد کے جو حصے ہیں ان کا مضمون مجھے یاد ہے مثلاً ایک موقعہ پر میں نے بڑے زور سے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ”اگر تم یہ خیال کرتے ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی وجہ سے تم آسمان پر نجات یافتہ لکھے جاؤ گے تو خیال غلط ہے۔ جب تک زمین پر تم خدا کی عبادت کو قائم نہیں کرو گے میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں آسمان پر بھی تم نجات یافتہ نہیں لکھے جاؤ گے۔ اس لئے زمین پر عبادتوں کو قائم کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنیکا مقصد یہ تھا کہ خدا کی عبادت کو از سرِ نو قائم کریں۔ اگر تم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سچے خادم ہو اگر تم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیساتھ سچی وفا رکھتے ہو زمین پر اس خدا کی عبادت کو قائم کرو۔ پھر میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ تم آسمان پر خدا کے عبادت گزار بندوں میں لکھے جاؤ گے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نجات یافتہ جماعت میں داخل سمجھے جاؤ گے“۔ فرمایا

”میں تمام دنیا کی جماعتوں کو متوجہ کرتا ہوں کہ اپنے گھروں کا جائزہ لیں۔ نمازوں میں کمزوری ہے اس کو دور کریں۔ جہاں بچے نماز نہیں پڑھتے انہیں باقاعدہ نماز کیطرف متوجہ کریں۔ جہاں بڑے نماز نہیں پڑھتے وہاں بڑوں کو نماز کی طرف متوجہ کریں۔ جہاں عورتیں نماز نہیں پڑھتیں ان کو متوجہ کیا جائے۔ جہاں مرد نماز نہیں پڑھتے ان کو متوجہ کیا جائے۔ بیویاں خاوندوں پر نگران ہو جائیں، خاوند بیویوں پر۔ ماں باپ بچوں پر نگران ہو جائیں بچے جن کو خدا تعالیٰ نے خاص تقویٰ عطا کیا ہے اور اپنی خاص محبت بخشی ہے اور وہ پہلے ہی نمازوں کی طرف خاص توجہ دیتے ہیں وہ اپنے ماں باپ پر نگران ہو جائیں“۔

حضور انور کا فرمودہ خطبہ جمعہ تمام احباب کو خاص اہتمام سے سنائیں۔ مزید تاکید کی گنجائش نہیں، ساری جماعت ساری دنیا میں نمازوں کی ادائیگی میں ممتاز بن جائے۔ اور خدا تعالیٰ کو راضی کرلے۔ مباہلہ ہو نہ ہو انبیاء کی بعثت کیساتھ جو تقدیر وابستہ ہے وہ پوری ہو کر رہے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ولادت

مکرم ملک طاہر احمد صاحب ابن مکرم محمد عبداللہ خان صاحب (مرحوم) کو اللہ تعالیٰ نے بیٹے سے نوازا ہے، حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولود کا نام مظفر مسعود ملک تجویز فرمایا۔ بچے کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے

مُستقبِل کے مؤرّخ کیلئے

- جب تک ملک کو درپیش مسائل حل نہیں کر لیتا میں حکومت کرنے کا تہیہ کر چکا ہوں"
ضیاء الحق کا لاس اینجلز ٹائم کو آخری انٹرویو
- وہ سچی جمہوریت لانے کی بجائے اصلاحات کا ایک سراب دِکھانے میں مصروف ہیں"
اِنٹرویو لینے والے صحافی کا تبصرہ!
- صدر ضیاء الحق نے اسلام اور مسلمانوں کو جتنا نقصان پہنچایا اتنا گذشتہ دو سو سال میں کسی نے نہیں پہنچایا
- آپ کی حکمتِ عملی کے باعث پاکستان کو مزید کئی حصوں میں تقسیم کرنیوالی تحریکوں کو تقویت ملی۔
- آپ کے دور میں مذہبی، لسانی، اور علاقائی فرقہ بندیوں کے زہر نے پورے قومی معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا
- آپ نے پاکستانی قوم سے اس کے تمام حقوق چھین لئے۔
- آپ نے اپنے اقتدار کے تحفظ کے لئے عوام کو آپس میں لڑانے کی کوشش کی۔
- آپ نے جتنے بھی وعدے کئے انہیں ایفا نہیں کیا اور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے منافق کی جو تین[۳]
نشانیاں بیان کی ہیں ان میں دو نشانیاں یہ ہیں کہ منافق کبھی وعدہ پورا نہیں کرتا اور جب بھی بولتا ہے جھوٹ بولتا ہے
- آپ کا اپنی خواہش کے مطابق کروایا ہوا ریفرنڈم گھٹیا درجہ کا مذاق تھا۔
- آپ نے بجٹ جیسی قومی دستاویز کو اپنے ذاتی عزائم کی خاطر بلیک میلنگ کے لیے استعمال کیا۔
- اخبارات کی آزادی اور عدلیہ کے وقار کی پامالی آپکے دور میں جتنی ہوئی اسکی مثال کسی بھی سابقہ دور میں نہیں ملتی

میں پوری ذمہ داری کیساتھ آپ پر مذکورہ الزامات عائد کرتا ہوں اور اسے ثابت کرنے کا عزم رکھتا ہوں

افواجِ پاکستان کے سینئر ترین جرنیل اور ممتاز سیاستدان "جنرل اعظم خان" کا ضیاء الحق کے نام آخری کھلا خط

Nuur-Moschee · Babenhäuser Landstr. 25 · 6000 Frankfurt/M. 70 · Tel.: (069) 68 14 85
Telex 416187 islam d · Telegramm-Adresse: »ISLAM« Frankfurt/Main